



اولیائی تحبیبی لا یعرف بہا غیر

حضرت سراج الاولیاء سلطان الاصفیاء سلسلہ خانوادہ حضرت چشت  
اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین علیہم حضرت مولانا ابو محمد  
خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری المومنین

# تحفہ عشق معارف حیات احسن

مولفہ

جناب حضرت مولانا ابو احمد خواجہ شاہ غلام غوث صاحبانہادی عشق حبشیہ  
مولفہ نکات عشق و اہل خانہ عشق و غلات عشق و غیر  
حسبائش جناب المحدث احمد عبدالہادی صاحب مشائخ و جاگیر دار قصبہ پی پری  
اختار کن کن ایس کنر حیدر کن کن مین چھی

۱۳۲۳ھ



سوانح عمری

Subject

أُولِيَاءُ تَحْقِيقِي لَا يَعْزُبُ عَنْهَا غَيْرُ

حدث تترج الاوليا سلطان الانبيا ساسا خانوادہ حضرت چشت  
اہل بیت سارہ وان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عن حضرت مولانا ابو محمد  
خواجہ سن ابصری یعنی اللہ عنہ کی سوانح عمری الہامیہ

# تحفہ عشق حیات احسن

مولفہ

جناب حضرت مولانا ابو احمد خواجہ شاہ غلام غوث سببا لہادی عشق پیشی  
مولف نکات عشق وادب خان عشق و غوث عشق غفر  
فرائش جناب المحمود احمد عبدالہادی صاحب شایخ و جاگیر اوقاصہ بی بی پری  
اختار کن بی افضل کنہ حیدر آلا کن مین چپی

۱۳۲۳ھ

# فہرست مضامین رسالہ حیات الحسن

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۱	سبب تالیف کتاب و محرروین	۱	۱۹	آپ کی دنیا داروں سے بے نفی	۲۹
۲	انتہاس	۳	۲۰	آپ اپنے کو سب سے عزیز جانتے تھے	۳۹
۳	ولایت	۴	۲۱	کادیب	۴۰
۴	فضائل ادبیہ اللہ	۵	۲۲	آپ کا برتاؤ دشمنوں سے	۴۱
۵	اثبات کرامت	۶	۲۳	آپ کے اقوال	۴۲
۶	زیارت قبور ائمہ کرام	۷	۲۴	آپ کے فضائل	۴۵
۷	نواب محروس	۸	۲۵	آپ کا طے ارض	۴۵
۸	آغاز کتاب و سبب توبہ	۹	۲۶	آپ کا ایک بیوی کو جنت کا پردہ	۴۶
۹	ولادت	۱۰	۲۷	کرامات	۴۷
۱۰	آپ کا نام	۱۱	۲۸	آپ مستجاب الدعوات تھے	۴۸
۱۱	آپ کا نسب اور وطن	۱۲	۲۹	آپ کے سامعین	۴۹
۱۲	آپ کی پرورش	۱۳	۳۰	آپ کی وفات	۵۰
۱۳	آپ کی بیعت	۱۴	۳۱	آپ کے خلفاء	۵۱
۱۴	آپ کی تعلیم	۱۵	۳۲	آپ کا دعویٰ سلسلہ چالیس حضرات	۵۲
۱۵	آپ کا وعظ	۱۶	۳۳	کے مختصر حالات مع تصاویر	۵۳
۱۶	آپ کی ریاضات	۱۷	۳۴	قطعہ تاریخ تالیف رسالہ	۵۴
۱۷	آپ کا عبرت لینا	۱۸	۳۵		۵۵
۱۸	آپ کا سماع اور حال	۱۹	۳۶		۵۶

## سبب تالیف و فخر مؤلف

احقر العباد و اضعف الناس حاجز فقیر ابو احمد خواجہ شاہ غلام غوث بندہ دلی عشق  
چشتی قادری ابن حضرت عارف باللہ حاجی خواجہ شاہ محمد خدوم صاحب تہذیب چشتی قادری  
صدیقی ساکن قصبہ دہلی تعلقہ بانسواڑہ حال بیون ضلع نظام آباد اندور توالج حیدر آباد و کن  
ناظرین باہمکن سے متوجی ہے کہ جب خاکسار نے حضرت عبدالرحمن ابن عوف و حضرت  
ظہیر رضی اللہ عنہما کی سوانح عمری لکھ رہا تھا جو پرچہ صفحہ میں بصورت مضامین رسالہ طبع  
ہو چکے ہیں حضرت خواجہ حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح لکھنے کا قصد ہوا چونکہ اب تک  
اکہی کوئی لائف نہیں لکھی گئی اس لئے اس پھیران لئے بضاعت نے بہت ساری معتبر  
کتابوں سے آپ کے حالات اخذ کر کے آپ حضرات کے روبرو پیش کرنے کا شرف حاصل  
کرتا ہے۔

نیا زمند کو اس بات کا فخر ہے کہ یہ رسالہ بھی ہمارے اسلامی بادشاہ حامی دین مبین  
شہید قوانین سید المرسلین انور سلطانین عجم و عرب و اکرم خوافین شرق و غرب سلطان  
ابن سلطان خاقان ابن الخاقان سپہ سالار فتح جنگ مظفر الممالک نظام الملک آصف جاہ  
نواب میر عثمان علیخان بہادر اید اللہ ملکہ و سلطنتہ کے عہد مبارک مہدین بتاریخ (۱۱)  
رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ مکمل ہوا۔

ملک الوری عثمان علیخان علی  
ہام اعلیٰ والمجد الفضل لعلی  
ارکامہا و انت بامرینجلی

لا زال فی اوج الذوق یعلمی  
فہو رئیس الاعظم السامی علی  
عزت بہ الدکن العزیزہ و استوت

لمعت بشاقب عدله ظلم الودعی  
 ذاک النظام نظام ذالبلدا لذل  
 من ذایحاکیه ومن ذاشاوه  
 ملک سجیه السامح و همه  
 غیث مکارمه لنا عندا لنذل  
 دامت مکارمه و دام مکروما  
 ریخ و غم فکر و الم از دل یاران برخواست  
 شادی و غیش چنان در دل هر کس جا کرد  
 مستدل آب و هوا چمن و درختانست  
 خاک هم در اثر خویش بگو اکسیر است  
 آتش نفیض و حسد از دل عالم شده سرو  
 ققنها سر گریبان ندانست پروند  
 باعث نظم جهان چون نخر و پر سپیدم  
 گفتیم آن کیست بگفتا که نشاه و کن  
 صاحب علم و هنر بایه جاه و اقبال  
 مسند آرامی و کن شاه سکندر حشمت  
 معدن رحم و کرم کان سخا ابر عطفا  
 عشق چون مطلع چرخه دجیه بگفت  
 شهره نبل ز غنمان علیخان برخواست  
 حامی شرع متین نایب کفر و بدعت  
 بسکه محبوب شده نام گرامی بجهان

مذلاح ضوء کماله المتمثل  
 فضیلت امانیه بفضل تطول  
 ید نو معالیه بجهد الکمل  
 فی فتح باب المغلقات المعضل  
 غوث یغیث من الزمان الاحمل  
 فی ظل عرش الله ظل تفضل  
 شروه اسپه پیرخان ابر بهار ان برخواست  
 اثر آه تو گوئی که ز دوراں برخواست  
 گوئی از دل بوس چشمه حیواں برخواست  
 هر که بدشور بران نبل و ریحاں برخواست  
 بلکه چهل نخل محبت بگلستان برخواست  
 از سر ظلم و ستم گنبد گرواں برخواست  
 پیوه او از رخ عثمان علی خاں برخواست  
 ز بایارش دکن بمچو گلستان برخواست  
 که حدیثش نیکی از همه شاهان برخواست  
 آصف عهد نگری سلیمان برخواست  
 دست در داد و در صورت طوفان برخواست  
 مر حبا خواں ز محمد اهل سبحان برخواست  
 نام حاتم ز سر صف و دوراں برخواست  
 گبر از خانه بت بر زده و اماں برخواست  
 از دل هر که توحید حسیناں برخواست

<p>خود و رنگی ہاڑ شیریں تپاں برخواست خیرا بدبیاں ، و طلب آں برخواست جہ افلاس ز بخشش خود راں برخواست بارک اللہ چناں کو گمبیاں برخواست</p>	<p>عدلش آں عدل کہ در عہد مبارک ہدیش نہست تفریط و ہم افراط بطبع عالی ذات او چو طیب است و مریض ابلجہاں ہر کہ آمد برش دست نہی باز نہ گشت</p>
<p>از سر صدق و ہم اخلاص دعا گوئی را بندہ عشق ز جا خرم و فرحان برخواست</p>	
<p>آپ کے جاہ کا زخشاں رہو دایم نتر منع فضل و کرم قل خدا کے برتر اور بخاوت سے ہوا حاتم طائی اشہر عجز و حجلت سے ہے کسریٰ کا گیرا نہیں آپ کو ہاتھ میں ہو قوت دست حبیب آپ کا کافر و مسلم کو دلوں پر ہے اثر جس طرح چاہتے ہیں سپہر ناپہر قوم اُدھر تابع امر و نواہی رسول و آور آپ کو وادھل کے میں یہ ورباں یکسر زندہ ہوتے تو سبق آپ ہی لیتے اگر</p>	<p>میر عثمان علی خان ریس اکبر مسند آرا می دکن شاہ سیلہاں شوکت ایکلی ذات ہے ذات سخاوت کو نہود عدل میں ایکلی وہ شان ہو اللہ اللہ آپ کے نام سے رسم کا ہو پتہ پانی جمع قرآن کو سور حضرت عثمان ذکیا آپ کو ہاتھ میں مخلوق خدا کا دل ہے نام ملت و دین نامی شرک و بیعت کے وجم حاتم و اسکندر رومی وارا فتیاء غور و غار و فقر طوطی سقراط</p>
<p>آپ کو خوشترنگ اللہ سلامت رکھے آل و اولاد ہی خوش چین سے شام اور سحر</p>	
<p>انما س ناظرین ہو اسید کو اگر کوئی سہو یا خطا رسالہ ہائیں ملاحظہ فرمائیں تو چشم پوشی فرما کر ممنون منت فرمائیے اور مولانا کو دعا ہے خیر و اربین سے پہنچائیے ہر کہ خواند دعا طبع دارم زانکہ میں بندہ گنہگارم</p>	



## ولایت

ولایت مشتق ہے ولی سے جس کے معنی قریب ہونے کے ہیں، اس کے دو قسم ہیں۔ ولایت عامہ و ولایت خاصہ، ولایت عامہ تمام مسلمانوں کے درمیان مشترک ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے اللہ و ملائین امنو ینخرجہم من الظلمات الی النور، اور ولایت خاصہ مخصوص ہے واصلان الہی کیساتھ جب کہ کہا گیا ہے فناء العبد فی الحق و یقائذہ بہ قالوا لی ہوالفانی فیہ والکاباہ فناء سے مراد انتہا سے سیر الی اللہ اور بقا سے اشارہ ہے طرف ابتداء فی سیر فی اللہ کے، اور یہی وہ لوگ ہیں جو بسباق اولیائی تحت قبائی لا یعرف بہا غیوے عامہ خلائی کی چشم ظاہر میں سے پوشیدہ ہیں اور جن کا جمال جہان آرا باعتبار باطنی ہمارے دیدہ ہر سے مستور و محجوب ہے، یوں تو دیکھنے کو سب ہی دیکھتے ہیں مگر حقیقت میں نہیں دیکھتے ہیں ان کے کہاں حسن کو وہی شخص دیکھ سکتا ہے جو کسی قدر بصیرت بھی رکھتا ہو جس کے آنکھوں پر شلیت کی عینک چڑھی ہو وہ کیا خاک دیکھے گا ہو لانا روم علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے

گر چہ آید در نواشتن شیر و شیر  
وان و گر شیر است کہ آدم می خورد  
کم کے زبدال حق آگاہ شد  
نیک و بد و دیدہ شان یکسان نمود  
اولیا را بچو خود چند اشتند

کار پا کان را قیاس از خود گمیر  
آن یکے شیر است کا دم را خورد  
جلد عالم زین سبب گمراہ شد  
اشقیار ایدہ بنیان بود  
ہم سری با بنیابر و اشتند

<p>ماوایشان بستہ خواب سیم و خور ہستہ فرقے در میان بے منتہا لیک ازین شذیش و آن دیگر عمل زین کیے سرگین شد و زان مشکب ناب آن کے خالی و آن پُر از شکر فرق شان ہفتا و سالہ را وہین و آن خور و گرد و وہمہ نور خدا و آن خور و گرد و وہمہ عشق احد این فرشتہ پاک و آن دیورت و دو آب مٹخ و آب شیرین و اصفہا شہد را تا خور و کے و اند زہوم او شناسد آب خوش از شورہ آب</p>	<p>گفت اینک ما بشر ایشان بشر این ندانستند ایشان از عما ہر دو اک گل خورہ زہور و محل ہر دو گون آہو گیا خور و مقام ہر دو گل خور و ندانیک آبخور صد ہزار ان انجین اشباہ ہیں این خور و گرد و پلیدی زمین جدا این خور و زاید ہمہ بخل و حسد این زمین پاک و آن شورست و بد ہر دو صورت گر بہم ماند رواست جز کہ صاحب ذوق نشنا شد طعموم جز کہ صاحب ذوق نشنا شد نراب</p>
--	---

## فضائل اولیاء اللہ

کسی نے حضرت سید الطائیفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ اہل ارادت طالب صادق کو کابینہ طریقت کے حالات و حکایات سننے سے کچھ نفع بھی پہنچتا ہے آپ نے فرمایا کہ بزرگان دین کے نقل و حکایات ایک ذمی شوکت لشکر ہے اللہ جل جلالہ کا جو مریدین کے دلون کو تقویت دیتا ہے جیسا کہ خود اللہ جل شانہ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے وکلّ نقص

عليك من انباء الرسل ما نثبت به فؤادك ،، یعنی ہم تیرے سب  
رسولوں کے احوال بیان کرتے ہیں جو تیرے دل کو ثابت کر دیں ،، الا ان اولیاء  
اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون۔ کافی ثبوت ہے اس باب میں حق نے  
احادیث واروہوے ہیں اُن سب کا ذکر کرنا اس جگہ ممکن نہیں صرف ایک حدیث  
صحیح بخاری میں باسناد صحیح لائینگے ہے جس کا ترجمہ حضرت اوستاد ذی عارف باللہ مولانا  
مولوی حکیم حافظ حاجی محمد انوار اللہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی اوستاد اعلم حضرت نظام  
خداوند ملکہ وزاد اللہ عمر و نے اپنی سمدس کے ایک شعر میں فرمایا ہے یہاں روح کرتا ہوں  
حق جب اولیاء اللہ میں دیکھو کیا کہنا | کہ میں ہو جاتا ہوں اونکے چشم و گوش و دست و پا

ما حفظہ ہوا انوار احمدی صفحہ ۳۳۷ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قال من عادى لی ولیا فقد اذنتہ بالہرب و ما تقرب  
الی عبدی بشئ احب الی مما اقرضتہ علیہ و ما یزال عبدی یتقرب الی بالمؤمل  
حتی احبہ فاذا احببت مکنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ  
و یدہ الذی یمس بہا و رجلا الذی یمشی بہا و لکن سالمتی لا عطیتہ و لکن  
استعاذت فی لاعینانہ رواہ البخاری ،، یعنی جو کوئی عداوت کرے میرے  
ولی کی پس بے شک خیر وار کرتا ہوں میں اُس کو جنگ سے اور نہ حاصل کیا قرب  
میرا میرے بندے نے کسی چیز سے دوست تر زیادہ طرف میرے اُس چیز سے کہ  
فرض کی میں مجھ کو عبادت اس پر اور ہمیشہ میرا بندہ قریب چاہتا ہے میری لافعل کیا نتیجہ  
کہ دوست رکھتا ہوں میں اوس کو پس جب دوست رکھتا ہوں میں اوس کو ہوتا  
ہوں میں شغوائی اوس کی کہ سنتا ہوں وہ اُس سے اور مینائی اوس کی کہ دیکھتا ہے

اوس سے اور ہاتھ اوس کا کہ پکڑتا ہی وہ اوس سے اور پادشاه اس کا کہ چلتا ہی  
اوس سے اور اگر سوال کتنا ہی مجھ سے البتہ تیاہ نہیں اسکو اور اگر پناہ مانگتا ہے ۔  
مجھ سے البتہ پناہ دیتا ہوں میں اوسکو

## اثبات کرامت

اہل سنت والجماعہ کا مسئلہ مسئلہ کہ جس طرح کہ معجزات نبی علیہم السلام کے لئے  
حق اور جائز ہیں اسی طرح کرامات اولیاء اللہ علیہم اجمعین کے لئے بھی حق اور  
ثابت ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ وہ انہما معجزہ کے لئے مامور بن گئے ہیں اور نبی  
اثبات کرامت کے نسبت قرآن شریف سے بھی ظاہر ہے اگر حضرت  
نبی بن مریم علیہا السلام کا قصہ سورہ آل عمران تیسرے پارے میں ملاحظہ فرمائے  
اور سورہ نمل حضرت سلیمان علیہ السلام اور آصف برہیا کا حال مطالعہ کریں  
اور صحیحین میں جبرج را سب کی حکایت جس کے لئے کہ خمیر خوار پچے نے گواہی دی ہے  
اور حضرت صدیق اکبر کی مہمانی اور برکت طعام کا ذکر معانیہ کریں تو ارباب بصیرت  
پر کسی طرح پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ کرامت اولیاء اللہ کے لئے یقینی اور ضروری  
طور پر ثابت ہوتا اس پر بھی کوئی شقی قلب انکار کرے تو اس کا سبب اوس کی  
شقاوت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے ۔

عقائد نفسی وغیرہ میں مندرج ہے کہ کلمات الاولیاء حق ، قال اللہ تعالیٰ علما دخل  
علیہا ذکر کیا المحراب وجل عندہا رزقا قال یا مولیٰ انی لک ہذا قالت  
ہو من عند اللہ - یعنی جبکہ نبی بن مریم کے پاس ذکر کیا آتے ہیں انہوں نے نزدیک

اونکے رزق یعنی میوہ و بے موسم کہا ذکر کرنے اے مریم کہاں سے ملائکہ  
 یہ میوہ کہا بی بی مریم نے کہ وہ اللہ کے نزدیک سے ہے، قال للذی عندہ  
 علم من الکتاب انا انیاء به قبل ان یوقد الیک طرفت یعنی کہا اے  
 بن برحیا وزیر فریوسلیمان علیہ السلام کہ ان کے نزدیک علم تھا کتاب آسمانی کا کہ میں لاویتا  
 ہوں تخت بلقیس کو تنہا رکے پاس اول اس سے کہ پہرے آنکھ بہا لگی۔

## زیارت قبور، استعانت، ایصال ثواب عرس

خاکسار کو اس جگہ بھی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ زیارت قبور وغیرہ کے بارے میں  
 چند مسائل مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ سے جو  
 در سالہ مقامات الاولیاء میں درج ہیں نقل کر کے اور کما رو ترجمہ جدید ناظرین کو دل  
 انسان را بعد موت اور اک باقی مہیاز انسان کو مرنے کے بعد بھی اور اک رہتا ہے  
 بریں معنی شرع شریف وقواعد فی اجتناب اور یہ مسئلہ متفقہ شرع و فلسفہ ہے  
 اما در شرع شریف پس عذاب بقبر متفق شرع شریف میں عذاب قبر و امت قبر  
 بتواتر ثابت است و تفصیل اس دفتر تواتر کے ساتھ ثابت ہے جسکی تفصیل  
 طویل بنجوا بدور کتاب شرح الصدور موجب طوالت ہے، کتاب شرح الصدور  
 فی احوال الموتی والقبور کہ تصنیف فی احوال الموتی والقبور مصنفہ  
 شیخ جلال الدین سیوطی است و دیگر شیخ جلال الدین سیوطی اور دوسری  
 کتب حدیث باید و بدور کتب حدیث حدیثوں اور علم کلام کی کتابوں میں  
 اثبات عذاب قبر ہی نمایند حتی کہ بعض عذاب قبر کا ثبوت درج ہر جہتی کہ بعض

اہل کلام منکر انرا کافر میدانند و عذاب  
و تنبہم بغیر اور اک و شعور  
نہی تو انہد شد و نیز در احادیث صحیحہ  
مشہورہ و رباب زیارت قبور  
و سلام بر موتی و ہم کلامی بانہا کہ  
اندر سلفنا و نحن بالافروانا  
انشاء اللہ بکم لاحتون ثابت است  
و در بخاری و مسلم موجود است کہ آنحضرت  
صلعم باشند اے بدر خطاب فرمودند  
ہل وجدتموا وعدہ ربکم حقا مردم  
عرض کردند یا رسول اللہ صلعم انکم  
من اجساد الیس فیہا روح  
فرمودند۔ ما انتم باسمع منہم و لکنہم  
لا یجیبون ،، در قرآن مجید ثابت  
است ولا تقولوا لمن یقتل فی  
سبیل اللہ امواتا بل احیاء  
عند ربہم یرزقون  
فرحین بسا اتہم اللہ  
من فضلہ۔

اہل کلام عذاب قبر کے منکر کو کافر جانتے ہیں  
اور عذاب قبر و راحت قبر بغیر شعور اور  
اور اک نہیں ہو سکتا، احادیث صحیحہ  
مشہورہ بھی بارے میں زیارت کرنے قبور  
اور موتی پر سلام کرنے اور انکو ساتھ ہم  
کلامی سطر تغیر کی رقم لوگ ہم سداول روانہ ہو ہو  
اور ہم تمہاری بعد پہنچنے والے ہیں کی کو ثابت  
اور بخاری و مسلم میں موجود ہے کہ آنحضرت  
صلعم شہدائے بدر سے خطاب فرمائے  
رپایاتم انے تحقیق جو کہ وعدہ کیا تھا تمہاری رب  
لوگوں کو عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کلام  
فرماتے ہیں آپ ایسی لاشوں کو کہ انہیں روح  
نہیں ہو فرما میں ہوں تم سے والی زیادہ انے  
لیکن وہ جواب نہیں دینے قرآن مجید میں بھی  
آیا ہوا کہ ہوا ان لوگوں کو قتل کئے گئے  
اللہ کی راہ میں کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ  
زندہ ہیں نزد یک اللہ تعالیٰ کو رزق دے  
جاتے ہیں اور خوش میں ساتھ اس چیز کے کہ  
دیاسے انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے

بلکہ از احوال پس آید گاں خود ہم خوشی  
و بشارت ثابت است، و لیست بشن  
بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم  
الاخوت علیهم ولا هم یخفون  
بالجملہ انکار شعور و ادراک اموات اگر کفر  
نباشد اور الحما و بدون او شبہ نیست  
و اما قواعد فلسفہ پس بقا روح بعد از  
مفارقة بدن و بقا شعور و ادراک  
ولذت روحانی مجمع علیہ فلاسفہ است  
الا جالینوس و لہذا اورا در فلاسفہ شمرده اند  
پس ظاہر است کہ بدن و انما تحلیل است  
و روح و شعور و ادراک و انما در ترقی است  
مفارقت بدن در سلب ادراک و شعور  
او چه قسم تاثیر تو اذ کرد۔

بلکہ اپنے بعد آنے والوں کو حالات پر خوشی  
اور بشارت ثابت ہی (خوش ہوتے ہیں  
ساتھ ان لوگوں کے جو کہ پہلے ہیں انے  
کہ نہ خوف ہے ان پر اور نہ غمگین ہونگے)  
الفرض اگر شعور و ادراک اموات کفر  
نہیں تو الحما و ہونے میں کچھ شبہ نہیں  
بقا روح و شعور و ادراک ولذت روحانی  
بدن سے جدا ہو نیکی بعد جمعی فلسفیوں کا  
مسلمہ ہے مگر جالینوس کو اتفاق بہت ہے  
اس لئے وہ نعرہ فلاسفہ سے خارج مانا گیا ہی  
ظاہر ہے کہ بدن ہمیشہ گہٹا و پر ہے اور  
روح و شعور و ادراک دائم ترقی میں،  
پس جدا ہونے سے بدن کی روح کا ادراک ٹھوکر  
کیونکہ سلب ہو سکتا ہی۔

س۔ از انبیاء و لیا کرام و شہداء و  
صلحا صالحہ مقام حدیث ثانی استہ و بایں  
طور کیا فلاں از حق تبارک و تعالی حاجت  
مراجہ و شفیع من ظن و دعاے من بخوان  
درست است یا نہ۔

س۔ انبیا علیہم السلام و اولیائے  
و شہداء و صلحا صالحہ مقام سے بعد انکی انتقال  
کو اس طریقہ سے مدد چاہنا کیا فلاں بزرگ  
الشفاعہ الی سیرہ حاجت چاہو اور یکے کے شفیع نہ ہو  
او جیسے لئے دعا کی جائے گی یا نہیں۔

<p>ح استمداد از اموات خواہ نزدیک قبور باشد یا غایبان بی شبہ بعثت است در زمان صحابہ و تابعین نبود لکن اختلاف در ان کہ بعثت سببہ است یا حسد و نیز حکم مختلف میشود باختلاف طرق استمداد و اگر استمداد باین طریق است کہ رسول ند کو رپس غایب خواہست زیرا کہ دیں صورت شرک نمی آید مانند استمداد از صلیحہ بدعا و التجا در حال حیات و اگر بنوع دیگر است پس حکم آن ہوائی آن خواہد بود، و در حدیث براسے روا شدن حاجت این قدر آمدہ است عن عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ قال ان رجلا ضرب را لبصر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعا فنی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خیر لك قال فادعه قال فامرہ ان یتوضا فیحسن</p>	<p>ح اموات سجد چاہنا خواہ وہ نزدیک ہوں کہ دور بدعت ضرور ہے۔ صحابہ اور تابعین کو زمانہ میں یہ طریقہ تھا لکن اختلاف اس میں کہ یہ بعثت حسد ہی یا سببہ اور علاوہ بریں حکم بھی ممکن ہوتا ہے سبب مد چاہتوں کو طریقوں میں متعدد الفاضل جس طرح کا اوپر سوال ہے وہ ظاہر جائز ہے کیونکہ اس صورت میں شرک نہیں لازم آتا مثل مد و طلب کرنے صلیحہ کی دعا و التجا سراسر عالم حیات میں اور اگر دوسرے طریقہ ہو تو حکم اسکا ہوائی اسی کے ہوگا، حدیث شریف میں واسطے بر آنے حاجت کو اس قدر آیا ہے۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ کہا بے شک آیا ایک مردنا بنیانزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس عرض کی کہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ کسی یہ کعافیت دی مجھ کو فرمایا حضرت نے اگر چاہو۔ دعا کروں میں اور اگر صبر کر رہتہ ہو عرض کی دعا کیجئے پس فرمایا حضرت نے وضو کرو</p>
---	---



الوضوء ویدعو بھذالذلاء  
اللھم انی اسئلاتک والتوجه  
الیک بنبیلک محمد  
بنی الرحمة یا محمد انی  
توجهت بک الی ربی  
لیقضی لی حاجتی ہذا اللھم  
فشفعه فی (رداء الترمذی)

س۔ کسے صاحب باطن یا صاحب  
کشف برقبور ایشان مراتب شدہ  
چیز سے زباطن اخذ می تواند نمود  
یا نہ۔

ج۔ میتوان نمود

س۔ برقبور آبپاشی کردن و گل و  
خوشبو ہنودن درست است یا نہ  
و از اں سرور میت را رسد یا نہ

ج۔ آب پاشی کردن برقبور بعد از  
دفن آمدہ است لیکن بعد از طول  
مدت نیامدہ اما اگر قبر خام باشد بر سر  
استحکام آن یا پاک کردن قبر از نجاست

پس اچھا وضو کر کے یہ دعا کیا کہ اے الہی  
بیشک سوال کرتا ہوں میں تجھ سے اور بتوجہ  
ہوتا ہوں میں طرف تیری بواسطہ نبی تیری صلعم کو  
جو نبی رحمتہ للعالمین ہیں اے محمد بیشک میں تیرے  
ہوتا ہوں بوسیدہ آپ کو طرف اپنی رکنہ تاکہ  
پوری کرو میری یہ حاجت یا اے الہی پس شفع  
بنادو نبی کو میرے کام میں۔

س۔ کوئی صاحب باطن یا صاحب  
کشف اولیاء اللہ کی قبور پر رقبہ ہو کر  
کوئی چیز باطن سے اُنکے اخذ کر سکتا ہو  
یا نہیں۔

ج۔ کر سکتا ہے

س۔ بقبر پر چہرہ کا دُپانی کا اور پھول  
یا دوسری خوشبودار چیزوں کا رکھنا درست  
یا نہیں اور اُس سے میت کو سرور ہوتا ہو یا نہ

ج۔ دفن کے بعد قبروں پر پانی کا چہرہ  
کرنا آپا ہے لیکن بعد از مدت طویل  
نہیں دیکھا گیا لیکن اگر تیرگی ہو تو واسطے  
مضبوطی کے یا اگر پرندوں یا چرندوں کی نجاست

جانور ہاں چرندہ و پرندہ باشندہ مضائقہ  
 ندارد و الابدعت است و نہادون  
 خوشبو و گل مانو از انست کہ کفن میت  
 را بہ خوشبو و کافور و دیگر چیز یا ازین  
 جنس مثل منوطا یعنی ارکچہ آمدہ است  
 و حال آنکہ میت و قبر است و این چیز یا  
 بر قبر می نہند تا مشابہت بہت  
 تازہ بہ ہم رسد مختل است کہ ازین نہادون  
 خوشبو سرد میت میرسد زیرا کہ درین  
 حالت روح بسیار متلذذ  
 باستعمال خوشبومی شود و روح باقی است  
 ہر چند آکہ وصول خوشبو بروح در حالت  
 زندگی کہ قوت شامہ است مفقود  
 است اما قیاساً لذات کہ میت  
 را میرسد بعد موت از روی  
 شرع شریف ثابت است یعنی  
 لذت ہائے آن عالم کہ در احادیث  
 صحیحہ آمدہ است فیاتیدہ من  
 روحہا و طیہا۔

کسے پاک کرنے کو دہویں تو مضائقہ  
 نہیں و نہ بعثت ہے اور رکھنا  
 خوشبو اور پھول کا نکالنا گناہ ہے اس جو  
 کہ میت کے کفن کو خوشبو اور کافور اور دوسرے  
 چیزوں سے مثل ارکچہ وغیرہ کے آیا ہے  
 حالانکہ میت قبر میں ہے اور یہ اشیا  
 قبر پر رکھے جاتے ہیں تاکہ مشابہت  
 تازہ میت کیساتھ ہو غالب گمان ہو کہ  
 اس خوشبو کو کہ میت کو سرد حاصل  
 ہوتا ہو کیونکہ اس حالت میں روح  
 نہایت لذت لینے والی استعمال خوشبوسو  
 ہوتی ہو اور روح باقی ہو اگرچہ چیکہ (ناک) روح کو  
 خوشبو پہنچانیکا آلہ عالم حیات میں جو قوت  
 شامہ ہے کم ہے لیکن قیاساً اون  
 لذتوں پر جو میت کو حاصل ہوتے ہیں  
 شرع شریف سے ثابت ہیں یعنی  
 اوس عالم کے لذتیں جو احادیث  
 صحیحہ میں آئے ہیں پس اتنی ہوا دسکو  
 روح سے جنت کی اور خوشبو جنت کی

وورحن شہدا وقرآن مجید واروست  
 یزدقون فرحین اثبات میتواند نمود  
 اور در بارہ شہدا قرآن شریف میں واروست  
 رنق و جواہر اور خوش میں اثبات کر سکتی  
 س تعین و تقریک روز بعد سالے  
 بنا بر زیارت قبور بزرگان جائز است  
 سال میں واسطے زیارت قبور بزرگان  
 دین کے جائز ہے یا نہیں

ج رفتن بر قبور بعد سالے یک  
 روز معین کردہ سہ صورت است  
 اول انگ یک روز معین نمودہ  
 اک شخص یا دو شخص بغیر ہیئت  
 اجتماعیه مردماں کثیر بر قبور محض بنا بر  
 زیارت واستغفار روند این قدر از  
 روے روایات ثابت است  
 و در تفسیر در مشور نقل نمودہ کہ ہر سال  
 آنحضرت صلعم بر مقابر نمی رفتند و  
 دعا برائے مغفرت اہل قبور نمی نمودند  
 اس قدر ثابت و مستحب است دوم  
 انگہ ہیئت اجتماعیه مردماں کثیر جمع  
 شوند و ختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی  
 یا طعام نمودہ تقسیم در میان حاضران نمایند  
 ج - سال میں ایک دن مقرر  
 کر کے زیارت کرنے کو تین طریقہ میں  
 اول وہ کہ ایک روز مقرر کر کے  
 ایک یا دو شخص بغیر ہیئت اجتماعیه  
 مردماں کثیر کے قبور محض زیارت  
 واستغفار کے لئے جائیں یہ طریقہ تو  
 روایات سے ثابت ہے، اور در مشور  
 میں لکھا ہے کہ ہر سال آنحضرت صلعم  
 مقبروں پر جانے اور دعاے مغفرت  
 اہل قبور کے لئے کرتے تھے، اس  
 قدر ثابت و مستحب ہے دوم یہ کہ  
 بہت سے لوگ ملکر ختم کلام اللہ  
 کریں اور شیرینی یا کھانے وغیرہ  
 پر فاتحہ دیکر تماموں کو تقسیم کریں

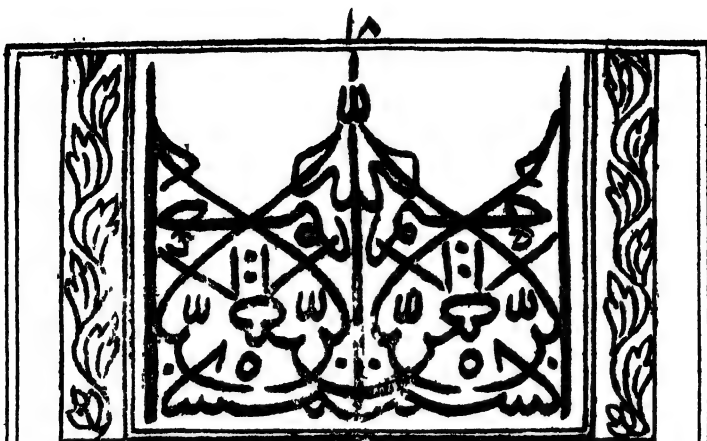
ایں قسم معمول در زماں پیغمبر خدا  
 و خلفائے راشدین نبود اگر کسی ایں  
 طور کند پاک نیست زیرا کہ درین قسم  
 قبیح نیست بلکہ فائدہ احیاء السموات  
 را حاصل می شود۔ سوم طور جمع شدن  
 بر قبور ایں است کہ مرد ماں یک روز  
 معین نموده و لباس ہائے فاخرہ و  
 نفیس پوشیدہ مثل روز عید شاداں  
 شدہ بر قبر جامع می شوند و رقص و  
 مزامیر و دیگر بدعات ممنوعہ مثل سجود و  
 طواف کردن قبوری نمایند ایں قسم  
 حرام و ممنوع است بلکہ بعضی بحکم کفر  
 میرسد و ہمیں ست محل ایں دو حدیث  
 لا یتجملو قبری عیداً چنانچہ در  
 مشکوٰۃ موجود است واللہ اعلم  
 قبری وثناً یعبدان ہم در مشکوٰۃ  
 است لیذا استعانت بارواح  
 دریں امت بسیار بوقوع آمدہ  
 و آنچہ جہال دعوا م اینہا می کنند  
 جیسا کہ رائج ہر سرکار عالم اور خلفائے  
 راشدین کے زمانہ میں نہ تھا اگر کوئی اس طرح  
 پر کرے تو خوف نہیں کیونکہ اس میں  
 کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ زندوں اور  
 مردوں کا فائدہ ہے سوم قبور پر جمع ہونیکا  
 طریقہ یہ ہے کہ ایک دن مقرر کر کے لوگ  
 عمدہ اور اعلیٰ لباس پہن کر مثل عید  
 کے دن کے خوش خوش قبروں  
 پر جمع ہوں اور رقص اور مزامیر  
 و دیگر بدعات ممنوعہ مثل سجود کے  
 اور قبور کے اطراف گھومنے کے  
 حرام اور منع ہے بلکہ حد کفر تک  
 پہنچتا ہے اور اسکی برائی ان دو حدیثوں  
 سے ثابت ہے میری قبر پر عید نہ ناؤ چنانچہ  
 مشکوٰۃ میں موجود ہے (الہی میری قبر پر کچھ  
 مت بنا) یہ بھی مشکوٰۃ میں ہے  
 اس امت میں روح سے مدد کا طلب  
 کرنا بہت سے مرتبہ ظاہر ہوا ہے  
 اور جو کچھ جاہل اور عام لوگ ولیوں کو

ایشان را در ہر عمل مستقل دانستہ اند  
 بلاشبہ شرک جلیست و نذر اولیا  
 کہ برائے قضائے حوائج معمولی و  
 و مرسوم است اکثر فقہا بحقیقت آنہا  
 پیغمبر و اندوآں را بر نذر خدا قیاس  
 کردہ حکم بروت بر آوردہ اند اگر نذر  
 بلا استقلال برائے آن ولیست  
 باطل و اگر برائے خداست و ذکر ولی  
 برائے بیان معرفتست صحیح است  
 لیکن حقیقت این نذر آنست کہ ابدی  
 ثواب طعام و اتفاق و بدل مال برست  
 کہ امر بیست سنون و از روئے احادیث  
 صحیحہ ثابت است کہ اور ذوقی صحیحین  
 من حال ام سعد و غیرہ این نذر مستلزم  
 میشود پس حاصل این رائے آنست کہ  
 آن نسبت مثلاً نذر ثواب باندہ القدر  
 الی روح فلاں و ذکر دلی برائے تعیین  
 عمل معذورست نہ برائے معرفت  
 و معرفت این نذر نذر و ایشان منوط

ہر عمل میں مستقل جانتے ہیں بیشک  
 ظاہر شرک ہے، اور قضائے  
 حوائج کے لئے اولیاء اللہ کی منت  
 کرنے کا طریقہ جو اسحیح و اکثر فقہا اس کی  
 حقیقت کو نہ جانکر نذر خدا پر قیاس  
 کئے ہیں اور اس کے رد میں حکم نکالے  
 ہیں اگر نذر واسطے ولی کے مستقل طور پر ہے  
 تو باطل ہے اور اگر اللہ کے لئے ہو اور ذکر  
 ولی کا واسطے بیان معرفت کو تو صحیح ہے  
 لیکن حقیقت اس نذر کی یہ ہے کہ تحفہ  
 پہونچانا کھانیکے ثواب کا اور روحی دنیا  
 اور ایشیا کرنا مال کا روح میت پر جو سنون  
 امر ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ  
 صحیحین میں وارد ہوا حال میں ام سعد وغیرہ  
 کو، یہ نذر مستلزم ہوتی ہے پس حاصل اس نذر  
 کا وہ ہے کہ وہ نسبت مثلاً اس چیز کا ثواب  
 یا قدر فلاں کی روح کو اور ذکر ولی کا  
 واسطے معرفت کے عمل نذر کرنے والا کو نہ واسطے  
 معرفت کی اور معرفت اس نذر کا نزدیک آن

اں ولی می با خند از آقا رب و خدمت ہم  
 طریقان و امثال ذالک در میں سے مقتضی  
 نذر کنندگان بلا غیب و حکمہ صحیح  
 الوفا لہ قربۃ معتبرۃ فی الشرح  
 اگر اں ولی راحل اشکلاست  
 یا استقلال یا شفیق غالب اعتقاد میکنند  
 این عقیدہ بجز شرک و فساد دیگر و لیکن  
 ایسے عقیدہ چیز سے دیگر است و نذر  
 چیز سے دیگر انتہی  
 لوگوں کو اُس ولی کے متوسل لوگ یا آقا رب اور  
 خادین و ہم وطنان و غیر جو تو میں اور یوں ہی  
 ہر مقصود نہ کر و والوں کا لایب احکام و حکم  
 یہ کہ بیشک وہ فدیہ صحیح ہے واجب ہوا  
 کرنا اسکا اس واسطے کہ وہ عبادت جو مجرب ہے  
 شرع شریف میں اگر اس ولی کو بالذات شکلا  
 کہہ لیں وہ الہ یا شفیق بالاستقلال جائز تو ہے  
 اعتقاد شرک کی طرح مائل یا کسی گیا ہے  
 اور لیکن عقیدہ ایک دوسری چیز سے  
 اور نذر دوسری بات

الحمد لله رب العالمين الصلوة والسلام على سيد المرسلين  
 وعلى اٰله المتطهرين والعصاة الراشدين والتابعين وتبع التابعين  
 والمشائخين والعلماء الذين رضوان الله تعالى عليهم اجمعين



اسلام کا اداعل زمانہ تھا اگرچہ سرور دو عالم سرور کائنات منقر موجودات  
صلی اللہ علیہ وسلم کا بنظاہر وصال ہو چکا تھا مگر آپ کی سچے جانشین اپنی جان توڑ  
کوششوں سے تبلیغ اسلام کئے جا رہے تھے ابھی تک روم پر مسلمانوں  
کا قبضہ نہیں ہوا تھا۔ وہاں کا کافر وزیر دیوان عام کیا ہوا تھا اور عمائدین ملک  
اپنی اپنی ڈبوں کی ادا کر رہے تھے کہ ایک خوش رو جوان سہایت سلف  
لباس پہننا ہوا تجارت پیشہ حاضر دربار ہو کر مودبانہ آداب بجالایا وزیر نے  
سہایت تلمط آمیز الفاظ میں جوان تاجر کی طرف متوجہ ہوا جوان نے کچھ  
جواہر پیش بہا پیشکش کیا جس کو وزیر نے قبول کر کے جوان تاجر کو خلعت  
فاخرہ سے منقر فرمایا۔

جوان تاجر علاوہ حسن و جمال کے علم مجلس و آداب محفل میں لگانہ روزگار کیا  
اس کی تصبیح و تبلیغ گفتگو وزیر نو پہلی معاوم ہوئی وزیر نے اس کو دو چار روز  
خاص اپنا مہمان رکھا۔

ایک روز وزیر دربار می لباس سے آراستہ ہو کر محل سے بارادہ تفریح پر آمد ہوا سواری آستانہ پر حاضر تھی جو ان تاجر کی یاد دہونی جو ان حاضر ہو رہی تھا کہ ساتھ چلنے کا آرڈر دیا گیا۔ سواری منگولی گئی بیچارہ کو چارونا چار ساتھ ہونا ہی پڑا۔

شہر سے جانب شمال بیرون آبادی کسی قدر قاصد پر ایک بڑا سخیہ قیمتی جس کے رستے ریشمی اور یخین وغیرہ سونے کی تھین نصب تھا یہ لوگ اس خیمہ کے قریب گئے یہی تھے کہ ایک دستہ فوج آلات حرب سے مزین اس خیمہ کے پاس آئی۔ اور کچھ کہتی ہوئی خیمہ کے اطراف گھوم کر چلی گئی۔ اس کے بعد کئی ایک بوڑھے آدمی آئے جن سے بڑا و بد بظاہر ہوتا تھا۔ انھوں نے بھی اسی طرح کیا جیسا کہ پہلے والوں نے کیا تھا۔ بعد ازاں دو سو تیس کے قریب خوبصورت لڑکیاں زر و جواہر کے کشتیں سر پر لئے ہوئے آئیں۔ اور اسی طرح ایک گشت لگا کر جلدیں من بعد چار سو کے قریب حکما وغیرہ آئے انہوں نے بھی ویسا ہی کیا مابعد قیصر اور وزیر دونوں خیمہ کے اندر گئے پہر باہر نکلے اور چلے گئے۔

بیچارہ جو ان حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے اتنے میں وزیر آگیا تاجر سے رہانہ گیا بڑھ کر وزیر سے پوچھا کہ یہ کیا راز ہے میں ہر چند غور و فکر کر رہا ہوں مگر کچھ سہی سمجھ میں نہیں آتا، وزیر نے کہا کہ قیصر کا ایک خوبصورت بیٹا نہایت طرح کے علموں میں کامل اور جنگ کے میدان میں قابل۔ باپ اس پر ہزار دل سے عاشق تھا۔ وہ اچانک بیمار ہو گیا۔ دانا طبیعوں کو بلا یا سب



اوس کے علاج سے عاجز ہو گئے۔ آخر کار وہ لڑاکام گردیا اور وہ اس خیمہ میں دفن  
 کر دیا گیا۔ اس کے بعد سے ہر سال ایک دفعہ اُس کی زیارت کیواسطے آتھیں  
 پہلے تو وہ سپاہ اس خیمہ کے گرد گھوم کر جاتے ہیں جس کو کہ تو نے دیکھا ہے جکا وہ یہ  
 کہتے ہوئے گزر جاتے ہیں کہ اسے شاہ زادے جو حال تیرے پیش آیا ہے  
 اگر جنگ کر نیسے دور ہو جانا تو ہم سب تیرے پر جانوں کو فدا کر دیتے اور تجھ کو پس  
 لیتے لیکن یہ واقعہ اس کے طرف سے ہوا ہے جس کے ساتھ کسی طرح جنگ  
 نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد حکیم اور دبیر لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے شاہزادے  
 اگر دانائی اور حکمت و عقل سے ہم تیرے اس واقعہ کو دفع کر سکتے تو کر دیتے بعد ازاں  
 باعزت بزرگ لوگ آکر کہتے ہیں کہ اے امیر زادے اگر شفاعت اور عاجزی سے  
 ہم تیرے اس حال کو دور کر سکتے تو کر دیتے لیکن یہ حال اس کی طرف سے ہے  
 جس کے سلسلے اس معاملہ میں سفارش اور عاجزی کام نہیں آتی من بعد لڑنیاں  
 زور و جواہر کے طبقین لئے ہوئے اگر کہتی ہیں کہ اسے ہمارے صاحب اگر مال  
 و جمال سے ہم تجھ کو خرید سکتیں تو اپنے آپ کو تیرے پرندہ گرد نہیں مگر یہ حال  
 اس کی طرف سے ہے جس کے سلسلے مال کی قدر ہے نہ جمال کی۔ مابعد تبصر  
 وزیر کے ساتھ خیمہ میں جا کر کہتا ہے کہ اے باپ کی جان باپ کے ہاتھ میں  
 کچھ نہیں تیرے واسطے لشکر لایا ہوں۔ حکیموں اور دبیروں سے سفارش کرایا  
 ہوں۔ مال لایا ہوں صاحب جمال ساتھ ہیں اگر ان تدبیروں سے تیرا یہ حادثہ  
 دور ہو سکتا تو ان سب کچھ تیرے کام میں صرف کرتا۔ لیکن اس حادثہ کا نازل کرنا  
 اس شخص کے ہاتھ ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں سارا جہاں ہے۔ اب

دوسرے سال تک ہمارا تیرے پر سلام ہو۔

جب وزیر نے یہ سارا ماجرا جوان تاجر کو کہہ سنایا جو ان کا دل دنیا سے سرو ہو گیا بے اختیار انکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ قریب تھا کہ یہ ہوش ہو کر دہم سازین پر گر پڑتا۔ نہایت استقلال سے اپنے آپ کو سنبھال کر مینبران کے گھر آیا اور مرخص ہو کر راست اپنے وطن (بصرہ) کو پہونچا ایک تخت تجارت وغیرہ ترک کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لیا عبادت مجاہدات میں مشغول و مصروف ہو گیا اُس کو اس وقت ایک دنیا حسن و لوی کہا کرتی تھی اب وہ خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنکر آفتاب عالم تاب کی طرح سارے جہان کو اپنے نور کی شمع سے منور کر رہے ہیں۔

## آپ کی ولادت باسعادت

بمقام مدینہ منورہ زاد اللہ شرفہا و تعظیما۔ <sup>۱</sup> میں آپ نے اپنے نورانی جسم مبارک میں جامہ ہستی پہنا۔ ہر چند جستجو کی گئی مگر کہیں بھی تاریخ و روز میلاد کا پتہ نہ چلا اس لئے صرف سنہ اور مقام ولادت پر اکتفا کیا جاتا ہے

## آپ کا نام مبارک

جب آپ پیدا ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لائے گئے

لے اللہ اکبر تذکرہ میں بتایا گیا ہے کہ حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر سے کہ ہونا چاہیے اس لئے آپ کا بیان ہے کہ حضرت خواجہ نے سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں جیتے تھے

آپ نے فرمایا ستموۃ حسنا فانہ حسن الوجهہ یعنی ان کا نام حسن رکھو کیونکہ یہ خوبصورت ہیں۔ اس لئے حسن، نام رکھا گیا۔ آپ کی کیفیت بعضوں نے ابو محمد اور بعضوں نے ابوسعید بتلایا ہے۔

## آپ کا نسب اور وطن اصلی

محمدؐ کا نسب نے ہر چند آپ کے نسب کے متعلق باوجود نہایت کم فرصتی کے بھی بہت سے کتابیں الٹ دیا مگر کہیں بھی بحر اس کے اور کچھ نہ معلوم ہو سکا کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام خیرہ تھا جو حضرت ام المومنین ام سلمہ کے صاحبوں میں سے تھیں اور آپ کے والد کا نام موسیٰ راعی ابن خواجہ ادیس قرنی تھا جو بصرہ کے رہنے والے تھے

## آپ کی پرورش

حضرت ام المومنین ام سلمہ نے آپ کی پرورش اپنے ذمہ لے لی تھیں اور بچہ محبت کیا کرتی تھیں جس کے باعث آپ کے پستان میں دودھ تک پیدا ہو گیا تھا وہ دودھ آپ نے انہیں پلایا ہے ہمیشہ ان کے حق میں دعائے خیر کیا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ یا اللہ حسن کو لوگوں کا پیشوا بنا۔ اسبطرح سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ کے حق میں دعائے خیر فرمایا ہے۔ اور آپ کو اپنے مبارک آغوش میں لیا ہے اُس زمانہ میں جبکہ حسن کچھ گھٹنوں کے بل چلنا شروع کیا تھا۔

بقیہ نمبر ۲۱ ص ۲۱ چنانچہ حضور انورؐ کی مرضی سے پانی پیایا چونکہ سرکار عالم صلعم کی وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی تو لازم ہو کر آپ کا سال ولادت بھی ۱۱۰ھ میں ہو گیا ہے طبعیات حساسہ میں نام آپ کو والد کا لکھا ہوا ہے

آنحضرت صلعم کے کوزہ سے تھوڑا سا پانی پی لیا تھا۔ حضور انور نے باہر سے  
اگر دریافت فرمایا کہ اس کوزہ سے کس نے پانی پیا۔ ائمہ المؤمنین نے فرمایا کہ جس نے  
آپ نے فرمایا کہ جس قدر یہ اس کوزہ سے پانی پیے گا اسی قدر میرا علم اس میں ہو سیکے گا۔

## آپ کی بیعت

آپ کو حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے بیعت و خلافت ہے مولا علی  
نے خلافت میں آپ کو و خرقہ عطا فرمایا تھا جو سرکار عالم کو معراج کی شب جناب  
باری سے ملا تھا۔ اور حضور انور نے حضرت مولا علی کو رکعت فرمایا تھا۔

بعضوں نے لکھا ہے کہ حضرت علی سے آپ کی ملاقات ہی ثابت نہیں ہے  
یہ قول محض پوچ اور بالکل غلط ہے چنانچہ اس بارہ میں حضرت فخر المشائخ مولانا  
فخر الملت والدین حشتی دہلوی کا نایاب رسالہ موسوم بہ فخر الحسن جو طبع ہو چکا ہے  
کافی دلیل ہے۔

## آپ کی تعلیم

آپ نے جو کچھ علم سیکھا حضرت امام حسن علیہ السلام سے سیکھا علم دین کے آپ  
حبر و ست عالم و فاضل تھے۔ اگر آپ کو علم کا کعبہ اور علم کا قبلہ کہیں تو یہاں ہے  
محدثین نے آپ کو ثقہ مانا ہے آپ کی بیان کردہ احادیث صحیح مانی گئی ہیں صحاح ستہ میں  
بکثرت احادیث آپ سے مروی ہیں۔ آپ نے اکثر قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم الخ سے حدیث بیان کی ہے جس کا پتہ آپ  
ہی کے اقوال سے چلتا ہے۔ کہ آپ نے کسی خاص غرض سے سچ کا واسطہ

(حضرت علی کا نام) اُٹو یا۔

ایک دفعہ بصرہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے، امین دن قیام فرمایا  
واعظوں کو وعظ سے روک دینا کا حکم دیا آپ حضرت خواجہ کے پاس بھی ایسے  
وقت تشریف لائے جبکہ وہ وعظ فرما رہے تھے آپ نے دریافت فرمایا  
حسن تم عالم ہو یا متعلم خواجہ نے عرض کیا کہ میں کچھ بھی نہیں۔ صوفی مجھے سر کا عالم  
کا جتنا کلام پہنچا ہے اوتنا بیان کر دیتا ہوں۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ یہ ان  
شائستہ کلام ہے، اور چلیے مہربے خواجہ بھی مہربے اور تیرے پیچھے ہوئے اور عرض  
کئے کہ یا حضرت مجھے تمنا وضو سکھلائے حضرت نے طشت شکر اکر وضو سکھلایا  
چنانچہ آج تک۔ وہ جگہ باب الطشت مشہور ہے۔

## آپ کا وعظ

آپ ہفتہ میں ایک دو مرتبہ مہرب پر چڑھ کر نہایت پر زور وعظ فرمایا کرتے تھے  
اکثر آپ کے وعظ میں رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شریک ہو کر تین  
آپ کے آنے سے خواجہ نہایت خوش ہوتے تھے اگر اتفاق سے کسی روز آپ  
نہ آتے تو وعظ موقوف فرما دیتے۔ جب کسی موقع پر خواجہ گرم ہو جاتے تو اس  
وقت رابعہ کی طرف دیکھ کر فرماتے ہذا من حمزات قلبک یا سیدۃ  
یعنی اے سردار بی بی یہ گمی تیرے دل کی گمی کے باعث ہے۔  
آپ کو کسی نے پوچھا ہے خواجہ اتنے لگ جتنا رابعہ وعظیں کیا کرتے ہیں اس سے تم کو بھی  
خوشی ہوتی ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر اس وقت جبکہ کوئی دل بلا آتا ہے۔

## آپ کے ریاضات

ریاضت و مجاہدہ میں آپ کا ہمسریقت تمام ایک آدمے کو شاید ملے ورنہ ناممکن ہو  
 آپ کا وضو ستر سال کے عرصہ تک بجز جائے ضرورت کے نہ ٹوٹا ہمیشہ آپ  
 گوشہ نشین رہے گاہے گاہے اپنے معاصرین سے الہی صحبت بھی رکھا کرتے آپ  
 ہمیشہ والضحک و قلیل لاویب کو کثیراً پر عمل کیا کرتے آپ کو کسی نے ہنتا ہوا نہیں  
 دیکھا۔ آپ کے رونے کی یہ حالت تھی کہ ایک مرتبہ آپ مکان کے چہت پر تشریف  
 رکھتے تھے وہاں آپ پر اس قدر گریہ غالب ہوا کہ پانی کی گزرگاہوں سے آنسوؤں کا  
 پانی جاری ہو پڑا نیچے سے رابعہ بھری گزر رہی تھیں اول پر گرا انہوں نے پکار کر پوچھا  
 کہ یہ پانی پاک ہے یا نہیں جن نے جواب دیا کہ اس کو دھو ڈالو کیونکہ یہ گنہگار کے گنہگار کا  
 پانی ہے رابعہ بھری نے جواب دیا کہ اسے حسن اس پانی کو نواپنے آپ میں اتنا مضطرب  
 کہ خود ریانیچے۔ آپ عموماً ہفتہ ہفتہ تک روزہ رکھتے تھے ساتویں روز افطار فرمایا اگر  
 تھے ایک مرتبہ آپ نو خادم سے فرمایا کہ آج افطار کا دن ہو روٹی اور چھلی کے کباب خرید لا  
 جب لائے گئے تو آپ نے فرمایا کہ فقیر و کموائے لذیذ کہاؤں سے کیا تعلق و سروکار  
 خادم نے عرض کیا کہ غلام نے تمہیں حکم کیلئے یہ جواب پا کر آپ نے سر گریبان میں ڈال دیا  
 اور کہا کہ یا اے العالمین مجھے بڑی خطا ہوئی کہ نعمت و نبی کا خیال کیا اے  
 میرے ارجمند الامین حسن کی خطا سے درگزر اور اس کی پاداش میں اُس کا نام  
 فقیروں کے دفتر سے محو فرما۔ خدا اُنی اے حسن ہم نے تیری خطا معاف کی  
 لیکن اُس پر غور کرنا۔ ہم کو انکساری پسند ہے اور ہمارے پاس اس کی قدر ہے

اور ایک دفعہ آپ کسی جنازہ کے ساتھ قبرستان تشریف لیگئے اور بعد دفن اتنا روگ  
کہ وہاں کی مٹی تریز ہو گئی۔ اوس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اسے لوگو اول و آخر لحد  
ہی ہے دنیا کا آخر گور ہے اور آخرت کا اول بھی گور ہے۔ القبر منزل من  
منازل الاخرۃ یعنی قبر آخرت کی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔ اس  
جہان پر کیا فخر کرتے ہو جس کا آخر یہ ہے۔ اور اس جہان سے کیوں نہیں ڈرتے ہو  
جس کا اول یہ ہے جب تمہارا اول و آخر یہ ہے تو اسے غافل و اول و آخر کا کام  
کہ وہ جو لوگ حاضر تھے وہ اس قدر روئے کہ سب ایک رنگ ہو گئے۔

اور ایک دفعہ لڑکپن میں آپ سے کچھ گناٹا ہوا رہ گیا تھا جس وقت آپ  
کوئی نیا پیر بن اپنے لئے بیٹے تو اُس کے گریبان پر وہ گناہ لکھ دیتے اور اتنا  
روتے کہ مہوش ہو جاتے۔

جہاں کہیں کہ آپ تشریف رکھتے۔ ایسا معلوم ہوتا کہ جلاو کے رو بہ پیش  
ہوئے ہیں۔ ایک دن آپ نے ایک مرد کو دیکھا کہ رو رہا تھا اوس سے پوچھا کہ  
تو کیوں روتا ہے۔ اوس نے جواب دیا کہ میں ایک دن محمد قزوی کی مجلس میں تھا  
انہوں نے بیان کیا ہے کہ مومنوں میں ایک مرد ایسا ہو گا کہ وہ گناہوں کی فحاش  
کے سبب سے ہزار سال و درخ میں پیرے گا۔ آپ نے سُن کر فرمایا کاش وہ حسن  
ہی ہوتا۔ کیونکہ ہزار سال کو بعد تو درخ سے نکال لیتے۔

آپ ایک روز اس حدیث شریف کو پڑھ رہے تھے۔ آخر میں فرمایا  
من النار يقال له مناد آخر کار اسی سال کے بعد جو آدمی اس اُمت کا  
دورخ سے باہر آئے گا وہ نہاد ہو گا آپ نے فرمایا کاش وہ آدمی جن ہی ہوتا۔

## آپ کا عبرت لینا

آپ نے فرمایا کہ ان چار آدمیوں کی باتوں سے مجھ کو نہایت عبرت ہوئی ایک تو لڑکا دوسرا مست تیسرا بھڑا چوتھی عورت۔ آپ سے کسی نے پوچھا کہ کیونکہ آپ نے کہا کہ ایک دل میں نے ایک تخت کا جامہ اتار لیا تھا اوس کو کہا ہمارے حال کا جاننے والا خواجہ ابھی پیدا نہیں ہوا تو میرے کپڑے نہ اتار کیونکہ دوسرے حال میں کاسوں کی نسبت خدا جانتا ہے کہیں کیسے ہوں۔ اور میں نے ایک مست کو دیکھا جو کچھ میں گرتے پڑتے جا رہا تھا۔ میں نے اوس کو کہا اپنے قدم مضبوط رکھو تاکہ تو گرنے پڑے اوس نے جواب دیا کہ اس دعویٰ کے ہوتے ہوئے تو اپنے قدم ثابت رکھو اگر میں گر جاؤنگا تو مست ہوں۔ کچھ اور وہ پھوٹا کھڑا ہونگا اور اسکو وہو لوں گا اور یہ آسان کام ہے۔ لیکن تو اپنے گرنے سے ڈرتا رہ۔ اور ایک لڑکا چراغ لے جاتا تھا۔ میں نے اوس سے پوچھا کہ تو یہ روشنی کہاں سے لایا ہے اوسی وقت چراغ پر ہوا چلی اور وہ گل ہو گیا۔ اوس کے بعد اوس لڑکے نے کہا کہ اب تو بتلا کہ روشنی کہاں جلتی رہی۔ تا میں بھی بتلاؤں کہ کہاں سے لایا۔ اور ایک عورت کو میں نے دیکھا۔ جو سر اور منہ سے نکلی تھی۔ اور اوس کے دونوں ہاتھ بھی پرہنے میں نے اوس کو کہلائے اور ہاتھ ڈھانپ لے اوس نے جواب دیا کہ میں ایک مخلوق کی دوستی میں ایسی ہو گئی ہوں کہ میری عقل جاتی رہی ہے اگر تو مجھ کو خبر نہ دیتا تو میں اوس طرح اوس کے عشق کے باعث بازار میں چلی جاتی تھی۔ تو جو خالق کی دوستی کا دعویٰ کرتا ہے اس دعویٰ کے



ہوتے ہوئے اگر تو نے میرے منہ کو دبا دیا ہوا نہیں دیکھا تو خیر۔  
 آپ سے لوگوں نے پوچھا کہ کہی آپ خوش وقت بھی ہوئے ہیں آپ نے  
 جواب دیا کہ ہاں ایک دن میں مکان کے اوپر تھا۔ سنا کہ ہمسایہ عورت اپنے  
 شوہر کو یہ کہہ رہی تھی۔ کہ قریب پچاس برس کے ہوئے ہیں کہ میں تیرے گھر میں  
 ہوں اگر کوئی چیز موجود ہو اور اگر نہ ہو میں ہر حال پر سہہ لیتی ہوں گے اور  
 سروی کی کوئی زیادہ چیز مجھے نہیں ملتی امد تیرے نام اور ناموس کو نگاہ  
 کر رہتی ہوں۔ اور کہی کسی کے پاس تبرکات نہیں کی لیکن اس بات پر راضی نہیں  
 ہوں کہ تو میرے اوپر دوسری بیوی کرے اور اس قدر صبر کی انھی اور تکلیف  
 جو میں نے برداشت کی ہے وہ اسی نے کی ہے کہ میں تنہا دیکھوں اور تو مجھ کو  
 اس واسطے نہیں کہ تو دوسری محبوبہ کو دیکھے۔ اگر آج کے دن تو دوسری معشوقہ  
 کے طرف توجہ کرتا ہے تو یہ دیکھ میں تیری ملامت کیلئے مسلمانوں کے امام کا  
 واسطہ پڑتی ہوں۔ یہ شکر میرا وقت خوش ہوا اور خوشی کے بارے میرے آنکھوں  
 سے پانی نکل پڑا میں نے قرآن منگوا یا تاکہ اس میں اس کی نظیر دیکھوں جب  
 کہولایہ آیت نکلی۔ ان الله لا يغفر ان يشرك به و يغفر  
 ما دون ذالك لمن يشاء۔ جسے تحقیق کہ اللہ نہ بخشنے گا اس کو جو کہ  
 اس کے ساتھ شریک کرے اور بخشد لیگا اور ان کے سوا جو کہ چاہے گا

## آپ کا سماع اور حال

آپ کو سماع سے خاص دلی لگاؤ تھا مگر مزامیر کا سننا کسی کے بیان سے

ثابت نہیں۔ آپ رخص اور وجد نہیں کیا کرتے تھے بلکہ نعر امارتا ایک بڑا جانتو تھے چنانچہ آپ کا ایک مرید جب قرآن شریف کی کوئی آیت سُن پاتا تو بے اختیار اپنے آپ کو زمین پر دے مارتا تھا۔ آپ نے اوس کو فرمایا تو جو یہ کام کرتا ہے اس کی طاقت ہے نہ کمزری۔ اُگ نہیں ہے کہ اوس کو اپنی عمر کے معاملہ میں لگاتا ہے۔ اور اگر تو اس کام کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو اس کو کمزور نے ہم کو بمقدار دس منزلوں کے اپنے پیچھے چھوڑ دیا ہے اس کے بعد فرمایا الصعقة من الشیطان یعنی جو شخص نعر امارتا ہے وہ اوس کا قصد کرنیوالا نہیں ہے مگر نعر امارتا شیطان سے ہے۔

## آپ کی دنیا داروں سے بے توجہی

ایک روز آپ مجلس لگائے ہوئے تھے۔ حجاج ابنہ مسلح لشکر لیا تھا وہاں آگیا۔ ایک بزرگ بھی اوس لشکر میں تھے حجاج نے اون سے کہا کہ میں تجھ سے امتحان لیتا ہوں۔ آپ تو حجاج کے طرف نگاہ نہ کی اوس بزرگ تو حجاج کی طرف دیکھ کر کہا کہ آخر میں جس ہی سے جب مجلس تمام ہوئی تو حجاج حسن کے پاس گیا اور اون کے ہاتھ کو چوا اور عافریں سے کہا انظر والی الرجل یعنی اگر تم چاہتے ہو کہ مدنی کو دیکھو تو حسن میں دیکھو۔

## آپ اپنے کو سب عاجز جانتے تھے

جبکہ بعروہ بن شمس سالی واقع ہوئی دو لاکھ آدمی نماز استسفا کیلئے شہر سے

باہر گئے اور وہاں ممبر رکھ کر آپ سے ٹھہر ہوئے کہ ممبر پر چھپیں اور دعا کریں۔  
آپ نے کہا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ مینہ برسنے تو مجھ کو بھروسہ لگا دو۔

## مناویب

کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ نے اپنے کو کسی سے بہتر جانا ہو۔ مگر ایک دن ایسا اتفاق  
ہوا کہ آپ دریا کے کنارہ تشریف لے گئے تھے اور وہاں ایک حبشی کو دیکھے  
کہ ایک عورت اوس کے ساتھ ہے اور شراب کا شیشہ اگے دھرا رہی رہا ہے  
آپ کے دل میں یہ خیال گزرا کہ یہ مرد مجھے بہتر ہے اور پھر خیال آیا کہ یہ مرد  
مجھے بہتر نہیں ہے کیونکہ عورت کے ساتھ شراب کا شیشہ لئے بیٹھا ہے  
اور پی رہا ہے اسی فکر میں تھے کہ بہاری بوجھ سے بہری ہوئی کشتی وہاں پہنچی  
اور چکر کہا کر ڈوب گئی جس میں ستر آدمی تھے وہ حبشی پانی میں گیا اور چہرہ آدمی کو  
نگال لایا۔ اس کے بعد جس کے جانب منہ کیا اور کہا کہ میں نے تو چہرہ آدمی کو  
بچا یا ہے اگر تو مجھے بہتر ہے تو کم سے کم ایک ہی کو ہلاکت سے بچالے۔ اسی  
مسلمانوں کے امام یہ عورت میری ماں ہے اور اس شیشہ میں پانی ہے  
جس کو میں پی رہا ہوں۔ میں نے تیرا امتحان لینا چاہا تھا کہ تو اندھا ہے  
یا بینا۔ مگر معلوم ہوا کہ تو اندھا ہے۔ آپ اوس کے پالوں پر گر کر غدر  
کرنے لگے اور جان گئے کہ وہ حق تعالیٰ کا گناہ ہے اور کہے کہ اے  
حبشی جیسے ان لوگوں کو تو نے بچا یا ہے ویسے ہی مجھ کو غور کہے دریا سے بچا لے  
اوس نے سن کر کہا کہ تیری آنکھ روشن ہو۔ اس کے بعد پھر کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپ

اپنے کو کسی سے بھی اچھا سمجھا ہو۔ یہاں تک کہ ایک وقت آپ نے ایک کتے کو دیکھا اور کہا کہ اُمّی مجھ کو اس کتے کے برابر قبول کر لے۔

## آپ کا برتاؤ دشمنوں سے

حضرت نے ایک مرتبہ سن پایا کہ فلاں شخص نے آپ کی حیثیت کی آپ نے مجبوروں کا ایک طبقہ اوس کے پاس بھیجا اور یہ معذرت لکھی تھی کہ بلغضی انک ہذا یتہ الی حسناتک فاردت ان اکافیک علیہا فان اعذرنی فانی لا اقدار ان اکافیک علی لا انتہار یعنی مجھ کو خبر ہو چکی ہے کہ تو نے اپنی نیکیاں میرے غلوں کے دفتر میں لکھ دی ہے اس لئے میں نے چاہا ہے کہ اوس کا عوض بدل مگر اس کے ساتھ ہی یہ غذربھی کرتا ہوں کہ مجھ کو اتنی طاقت نہیں ہے کہ تیری اہل فانی کا پورا پورا عوض دے سکوں۔

## آپ کے اقوال

اس مختصر لائف میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ حضرت کے کل اقوال درج کئے جائیں کیونکہ دریا کو زہ میں بہرا نہیں جاسکتا تیسری جگہ لکھے جاتے ہیں اہل نظر اور باب عبرت کے لئے کافی ہیں۔

آپ فرماتے تھے کہ لوگ دنیا میں پانچ قسم کے ہیں علمائے انبیاء کے وارث میں زبّا و دیر راہ بتانے والے ہیں۔ غلامی اللہ کی تلواریں میں۔ تاجرانہ اللہ کے امین ہیں۔ پادشاہ خلق کے چرواہے ہیں، اور عالم طمع کر کے مال جمع کرے

تو کس کی اقتدا کی جائے۔ زائد اگر راجب ہو تو راستہ کس سے پوچھا جائے  
 غازی ریا کار ہو تو (کیونکہ ریا کار کے لئے کوئی عمل نہیں ہے) دشمنوں پر کون قہیاب  
 ہو تا جبر جب خائن ہو تو کون اس پر کہا جائے بادشاہ جب بھیڑیہ بن جائے تو بکریوں  
 کی کون حفاظت کرے اللہ کی قسم ہے کہ ہلاک کیا لوگوں کو طامع عالموں اور  
 راجب زایدوں اور ریا کار بغازیوں اور خائن تاجروں اور ظالم بادشاہوں نے  
 آپ فرمایا کرتے تھے کہ تیس دس خصلتیں میں چاہئے کہ ہر مومن میں ہوں  
 کتاب ہو کا رہتا ہے یہ آداب صالحین سے ہے اس کے لئے کوئی ذاتی مکان  
 نہیں یہ متوکلین کی علامت ہے اور رات کو کم سوتا ہے یہ مجاہدین کی صفت ہے  
 جب وہ مرجاتا ہے اوس کی کوئی میراث نہیں ہوتی یہ زایدین کا خاصہ ہے وہ  
 اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا اگرچہ مالک اوس پر جفا کرے یہ مریدین صادقین کی  
 نشانی ہے وہ ادنیٰ جگہ پر بیٹھتا ہے یہ متواضعین کا طریقہ ہے جب اوس کی  
 جگہ کوئی چھین لیتا ہے تو اس جگہ کو چھوڑ کر اور کہیں چلا جاتا ہے یہ مسلک اصفیائین  
 کا ہے اگر اوس کو مار دیا تو نہ نکالیں اور پھر روٹی کا ٹکڑا اوس کے سامنے ڈالیں  
 تو آجاتا ہے اور پہلی مار دیا تو پھر کینہ نہیں کہتا یہ روش خاشعین کی ہے جب کوئی  
 کہانا کہا تا رہتا ہے تو وہ دور بیٹھ کر دیکھا کرتا ہے یہ چال مسکین کی ہے جب  
 کسی جگہ سے چل کھڑا ہوتا ہے تو پھر اس طرف التفات نہیں کرتا بیخود زمین کی  
 حالت ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے اُس آدمی پر جو تکبر کرتا ہے باوجودیکہ  
 میں ایک دو بار اپنے ہاتھ سے پانچا نہ دہوتا ہے۔

کسی نے سوال کیا کہ (مسلمان فی حقیقت مسلمانان کبیت) آپ نے  
جواب دیا (مسلمان فی در کتاب و مسلمانان زیر خاک)

آپ فرمایا کرتے تھے کہ نین چیزوں سے پرہیز کرو سلاطین کے فرزند پتھیم  
نہ رکھو اگر چکیہ و مجسم شفقیت ہوں۔ کوئی بہید کسی پر ظاہر نہ کرو اگر چکیہ وہ رابعہ  
ہی کیوں نہ ہو۔ دوسروں کی سنی سنائی بات پر عمل نہ کیا کرو اور جسے آدمی سے  
نہ ملو۔ کہو کہ یہ آفت سے خالی نہیں بدکار آدمی اپنا زخم ضرور لگا جاتا ہے۔

حضرت مالک و نیار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا کہ عالم کا عذاب  
کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ دل کا مر جانا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ دل کا مرنا  
کیا ہے فرمایا کہ دنیا کی محبت۔

ایک مرتبہ عبدالعزیز بن عمرؓ نے آپ کو خط لکھا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے  
آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ جب خدا تیرے ساتھ ہے تو تجھے کس کا خوف  
اور اگر خدا تیرے ساتھ نہیں تو کس سے امید رکھتا ہے اور اپنے پر وہ دن  
آیا ہو فرض کر جو کسی کا آخری دن ہوتا۔ جس میں کہ وہ مر جاتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت ثابت بنانیؓ نے حضرت کے نام خط لکھا اور درخواست  
کیا کہ میں سننا ہوں کہ اب کے سال آپ کا ارادہ جو کوا نکاس ہے۔ اگر صحیح ہے  
تو مجھے بھی صحبت میں رہنے کی اجازت دیجائے آپ نے جواب میں لکھا کہ مجھ کو  
میری حالت پر چوڑو دتا کہ خداے تعالیٰ کے ستر میں زندگی بسر کروں۔ ملکہ  
رہنے سے ایک دوسرے کا عیب ظاہر ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو  
بڑا کہنے لگ جاتا ہے۔

ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور صبر کے متعلق پوچھا آپ نے جواب دیا کہ صبر دو طرح پر ہے۔ ایک تو بلا اور مصیبت پر ہوتا ہے اور دوسرا ان چیزوں پر کہ جن سے خدا نے ہم کو منع کیا ہے اور میرا صبر جزع کی جہت سے ہے یعنی میرا صبر بلاؤں اور طاعت ناطق میں ہے جس کا باعث و ذبح کی آگ کا خوف ہے اور یہ عین جزا ہے البتہ اس شخص کا صبر قومی ہوتا ہے جو اپنے نصیب کو درمیان سے اٹھالے تاکہ اس کا صبر خدا کے واسطے ہو اور یہ علامت اخلاص کی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ تین حسرتوں کے ساتھ بر آدمی دنیا سے جدا ہوتا ہے جمع کرنے سے سیر نہ ہو کر۔ خواہش کے موافق امید براری نہ ہو کر۔ آخرت کے لئے توشہ طیار نہ کر کے۔

آپ نے فرمایا کہ میرے پاس وہ شخص داناستہ جو آخرت کے لئے دنیا کو خراب کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پرہیزگاری کا ایک ذرہ ہر ایسا سال کی نماز اور روزہ سے بہتر ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جو لوگ عاقل میں وہ خاموش رہنے کی عادت کرتے ہیں یہاں تک کہ اولن کے دل بولنے لگتے ہیں۔

ایک نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے جواب دیا کہ اوس قوم کا کیا حال ہوتا ہے جو دریا میں ہو اور اوس کی کشتی ٹوٹ جائے اور ہر ایک کسی نہ کسی ٹوٹے ہوئے تختہ پر دریا میں بہتا ہوا رہ جائے۔ اوس نے کہا نہایت سخت حال ہے آپ نے فرمایا کہ میرا بھی ویسا ہی حال ہے۔

آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ جو قبرستان میں سوئی کہا رہا تھا فرمایا کہ یہ منافق ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا کیوں۔ جواب دیا کہ ان مردوں کے رویہ و جس کی شہوت حرکت میں آتی ہے وہ گویا موت و آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اور یہ منافقوں کی علامت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کچھ نوکسی سے کہنا چاہتا ہے چاہے کہ اس پر پہلے آپ عمل کرے لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ شیعہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ خوف ہے جو دل میں جبار ہست اور دل بھی اس کو بخوبی پکڑا رہتا ہے۔

## آپ کے فضائل

آپ نے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا دو پیاسے اور سر کا عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے گود میں بیٹھایا ہے اور دعاویا ہے۔ اور آپ نے حضور کے گوزنہ سے پانی پیاسے۔ آپ کا نام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رکھا ہے۔ آپ نے ایک سو تیس صحابہ کو دیکھا ہے جن میں ستر اصحاب بدر تھے

## آپ کا طے ارض

امام ابو عمرو فرماتے ہیں کہ میں لڑکوں کو قرآن پڑھایا کرتا تھا ایک روز ایک بے ریش لڑکا خوبصورت علم سیکھنے کی غرض سے میرے پاس آیا میں نے اس میں خیانت سے نگاہ کی پس مآ اوس کے میں نے الحمد کے الف سے من الجنة والناس کی سین تک یعنی سارا قرآن مجید بھول گیا اور آتش عشق نے مجھ میں ایسا اثر کیا کہ میری ہڈیاں گویا کہ خاکست بن گئیں۔ میں گھبرا ہوا حضرت خواجہ حسن بھری



کے پاس گیا اور سارا حال موبہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اب حج کا وقت ہو  
 پہلے اس کو ادا کر لے اور وہاں سے حنیف کی مسجد میں جاؤ تو اب مسجد میں ایک  
 بزرگ کو دیکھ لیا اور ان کے اوقات شریف میں غل نہ ڈالو کہ وقت رحمت ادا ہو  
 ادا کا طالع لب ہو۔ الغرض حسب فرمودہ عالی میں وہاں پہنچ کر ایک گوشہ میں  
 بیٹھ گیا۔ دیکھا کہ ایک باسیت بزرگ بہت سے لوگوں کے ساتھ حلقہ کئے ہوئے  
 تشریف فرما ہیں۔ کچھ دیر بعد وہاں ایک مرد سفید پوش مجسم خلق آیا جس کے لئے لوگ  
 تعظیماً اڑٹھے۔ اور باوجود تمام سلام کر کے کچھ دیر تک باتیں کرتے رہے جب  
 نماز کا وقت قریب ہوا وہ مرد چلا گیا اور اور لوگ بھی اس کے ساتھ چلو گئے  
 جب وہ بزرگ اکیلے رو گئے تو میں نزدیک جا کر سلام کیا اور اپنا حال بیان  
 کیا وہ میرا غناک حال سن کر منموم ہوئے اور گوشہ چشم سے آسمان کے طرف  
 دیکھے۔ ابھی وہ سر نیچے ہی نہ کئے تھے مجھے سارا قرآن یاد آگیا۔ اور میں خوشی  
 سے ادا کے قدموں پر گر پڑا۔ انہوں نے مجھے فرمایا کہ تجھ کو کس نے میرا بتلایا  
 میں نے کہا کہ حسن بصری نے انہوں نے فرمایا کہ حسن نے مجھ کو سوا کیا۔ میں بھی  
 اس کو سوا کرتا ہوں اور اس نے میرا پردہ پہاڑ میں بھی او سکا پردہ پہاڑ  
 ہوں بعد ازاں مجھے فرمایا کہ تو نے اس بزرگ کو دیکھا ہے جو پیشین کی نماز کے  
 بعد اگر سب سے پہلے چلا گیا جو سفید پوش تھا جس کی تعظیم کے لئے تماموں  
 نے اڑٹھا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں دیکھا ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ  
 حسن تھا ہر روز بصرہ میں نماز پیشین ادا کر کے یہاں آتا ہے اور ہم سے باتیں کر کے  
 دوسری نماز تک پھر بصرہ چلا جاتا ہے اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ جو شخص حسن

کے جیسا امام رکھتا ہے وہ ہم سے کیوں دعا کی درخواست کرتا ہے۔

## آپ کا ایک یہود کی جو نیت کا پروانہ دینا

آپ کے ہمسایہ مین شمعون نام ایک یہودی بڑی مدت سے رہا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا جب حضرت خواجہ کو اوس کی خبر ہوئی عیادت کے لئے تشریف لئے گئے آپ نے دیکھا کہ وہ یہودی لگ کے وہویں سے سیاہ ہو گیا تھا آپ نے اوس سے ارشاد فرمایا کہ خدا سے وعدہ سے ڈر اوس کا شریک کسی کو نہ جان تیری ساری عمر اسی آتش پرستی میں رہیگا لگتی خبر جو کچھ ہوا ہوا۔ اب تو مجھی اسلام لا تا حق تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے شمعون نے جواب دیا کہ مجھے تین چیزیں اسلام سے باز رکھتی ہیں ایک تو یہ کہ تم لوگ دنیا کی مذمت کرتے ہو اور رائدن اوس کی لینے دنیا کی تلاش میں رہتے ہو دوسری یہ کہ کہتے ہو موت حق ہے مگر اوس کی کچھ تیاری نہیں کرتے تیسرے یہ کہتے ہو حق تعالیٰ کا ویدار ہوگا اور سب کام اوس کی رضا مندی کے خلاف کرتے ہو جس نے فرمایا کہ نشانہ تو اشنا دن کی ہے تو تو اس کی بیگانگی کا قائل ہے تو نے ستر برس آتش پرستی کی اور میں نے ایک بھی وقت اوس سے نہیں پوچھا۔ آگ ہم دونوں کو جلا سکی اور کچھ بھی تیرے حق کو نگاہ نہ پہنچی۔ مگر میرا خداوند چاہے تو آگ کی طاقت سے نہیں کہ وہ میرے بدن کا ایک بال بھی جلا سکے اب آگ ہم دونوں آگ میں رہتے ہیں۔ اور آگ کی عاجزی اور قدرت حق دیکھیں۔ یہ فرما کر آپ نے ہاتھ لگ میں رکھ دیا بال برابر بھی تبدیلی نہ واقع ہوئی اللہ کچھ اذیت پہنچی۔ شمعون نو

جب یہ حال دیکھا تو متغیر ہوا اور اس کے دل نے ایک جوش مارا اور حضرت سے عرض کرنے لگا کہ مجھ کو لگ کی پوجا کرتے ہوئے ستر برس گزر گئے۔ اب تہوڑی سی سانس باقی رہ گئی ہے میں کیا تدبیر کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تیری تدبیر یہی ہے کہ تو مسلمان ہو جاوے اس نے کہا کہ اگر آپ یہ لکھ دیں کہ حق تعالیٰ مجھے عذاب نہ دیگا۔ اس صورت میں ایمان لاتا ہوں۔ آپ نے دستاویز لکھ دیا پھر اس نے کہا کہ بھروسہ کے عادل لوگوں سے فرمائے کہ وہ اس پر گواہی کر دیں آپ نے اس کی خواہش کے موافق دستخطیں کروا کر وہ نوشتہ اس کے ہاتھ میں دیدیا شمعوں نے لیا اور نہایت سوز و گداز سے رو کر ایمان لایا اور حضرت کو وصیت کیا کہ جب میں مر جاؤں آپ خود اپنے ہاتھ سے مجھ کو دفنائیں اور یہ کاغذ بھی میرے ہاتھ میں رکھ دیں تا وہاں میرے لئے ولیل ہو۔ اس کے بعد اس کا انتقال ہو گیا آپ نے حسب وصیت اُس کے ہنلا کر بعد از انقراغ نماز جمعہ دستاویز اس کو دفنایا الحاصل یہ تمام رات حضرت خواجہؒ نے نماز تفکر۔ محاسبہ میں کاٹی اسی اثناء میں کچھ دیر آپ کی آنکھ لگ گئی رویا میں آپ نے شمعوں کو دیکھا کہ مر صغ تاج سر پر اور بہشتی لباس و برزخندہاں خنداں بہشت کے سبز و زار میں ٹھل رہا ہے آپ نے اس سے اسکا حال دریافت کیا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے وہ وہ عنایت کی کہ جس کا بیان میرے امکان سے باہر اپنے دیدار سے مجھے مشرف فرمایا اس دستاویز کی اب ضرورت نہیں رہی واپس لے لیجئے بحسب حضرت کی آنکھ بہک رہی تو دیکھا کہ کاغذ ہاتھ میں ہے سجدہ شکر بجالایا۔

## کرامات

آپ کے کرامات بے حد و انتہا ہیں اس چوڑے سے مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں کہ ان رب کو جمع کرے، صرف ایک کرامت بصدائق مشتقہ نمودار از خرد ارے، یہاں ذیہ قمر طاس کیجاتی ہے جو تبرک کے لئے کافی ہے، ایک جماعت بارادہ حج حضرت خواجہ کے ساتھ ہوئی اثناء راہ میں لوگ تشنگی سے ادھو ہو گئے، اللہ اللہ کر کے ایک بادی نظر پڑی جس کا پانی تاہ میں تارہ کی طرح چمک رہا تھا، اور یہاں کسی کے پاس بھی ڈول سی نہ ارد، حضرت نے فرمایا کہ جب میں نماز میں مصروف ہوں تو ہم لوگ پانی پی لینا یہ کہہ کر آپ نماز میں مشغول ہوئے ساتھی کیا دیکھتے ہیں کہ پانی لب چاہ تک اگیا ہے سبہوں نے سیر ہو کر پی لیا، ایک نے کوزہ میں ڈال لینا چاہا، وہ پانی پھر اندر ہو گیا، نماز سے فارغ ہو کر فرماتے کہ تمہاری عدم تو کلی نے پانی کو اندر کر دیا پھر وہاں سے چلے راستہ میں آپ نے لوگوں کو کچھ روک دیا سبہوں نے کہا یا اوس کبھی سونے کے تھے چنانچہ مدینہ منورہ میں پہونچکر اوسکو بچکر لوگوں نے کہا تاخریدا اور کہایا اور صدقہ دیا

## آپ مستجاب الدعوات تھے

جس وقت حضرت خواجہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ اپنا دامن پھیلاتے اور فرماتی کہیں استغاثۃ البائت کو دیکھ رہا ہوں

## آپ کے معاصرین

یہ تو بخوبی معلوم ہو چکا کہ آپ نے حضرت عمر و علی و حسنین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے علاوہ اور بہت سے صحابیوں کو دیکھا ہے اور فیض اٹھایا ہے۔ آپ کو زمرہ اصحاب میں داخل کریں تو بجا ہے مگر محدثین کے قیودات میں ذمی شعور ہونے کی ضرورت ہے چونکہ آپ شیر خوار تھے اس لئے کہلاتا بعین سے مانے گئے حقیقت میں یہ کیا کچھ کم شرف ہے کہ آپ کو سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک آنکھوں نے دیکھا ہے اور سرِ ایا برکت ہاتھوں نے اٹھا کر آغوش رحمت میں بٹھایا ہے۔

## آپ کی وفات

تاریخِ پنجم ماہِ ذی الحجہ ۱۱ بروز جمعہ ایک سو تین برس کی عمر میں آپ نے بعدِ خلافت ہشام بن عبد الملک بن مروان خلیفہ دہم بنی امیہ کا لقب عنقریب کو بیان چھوڑ کر رب الارواح سے اپنی مبارک روح کو جلا لیا اور بقا باللہ کی ابدی زندگی کا مکلف جامہ زیب تن فرمایا۔ اَنَا لِلّٰہِ وَاَنَا اِلَیْہِ راجعون۔ روایت ہے کہ آپ کو کسی نے بہن کبھی ہنستا ہوا نہ دیکھا مگر جبکہ آپ کی رحلت کا وقت قریب آچکا ہے اختیارِ ہنس دئے اور کون سا گناہ اور کون سا گناہ کہتے ہوئے عالمِ علین کو سد ہا رہے آپ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ حضور کو ہم نے عالمِ حیات میں کبھی ہنستا ہوا نہ دیکھا تھا۔ اس کی وجہ کچھ نہ معلوم ہوئی کہ آپ نے وقت

رحلت کیوں ہنسا اور کونسا گناہ کونسا گناہ کیوں فرمایا۔ جواب میں آپ فرمایا کہ وقت اخیر میں نے ایک آواز سنی کہ اے ملک الموت! جس کو سخت کجیا کرے جو کہ اوس کا ابھی ایک گناہ باقی ہے۔ اس پر مجھے ہنسی آئی اور گناہ گناہ کونسا گناہ ہوتا ہو آئیں ڈھانپ لیا۔

روایت ہے کہ جب آپ نے انتقال فرمایا اوسی رات ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور ہر طرف نور کی بوچھاڑ ہے اور ایک مناد وحی آواز دے رہا ہے کہ آج حسن یصری یہاں آیا ہے جس کی وجہ سے آسمانوں میں خوشیاں منائی جا رہی ہیں

## آپ کے خلفاء

آپ کے خلفاء کی فہرست کا لکھنا ہمارے اسکان سے باہر ہے اس لئے کہ شمار ہی نہیں کئے جا سکتے اب ہم صرف انہیں پر اقتصار کرتے ہیں جو اہل العزم اور مشہور گزرے ہیں آپ کے خلیفہ اول حضرت خواجہ عبدالواحد زید ہیں کہ جن سے اقصاء عالم میں آپ کا سلسلہ عالیہ پہنچا ہے

خلیفہ دوم حضرت حبیب العجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ سوم حضرت مالک دنیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ چہارم حضرت محمد واسع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ پنجم حضرت غلام بن عثبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# آپ کا روحی سلسلہ

منجھہ منقولہ سلسلہ عالیہ چشتیہ برہنہ سے بنجی معلوم ہو جائیگا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اے خداوند قادر ذات کبریا کی واسطے	ہم کریمہ محمد مصطفیٰ کے واسطے
-----------------------------------	-------------------------------

دیکھتا آپ کو ہے دیکھنے والا تیرا آنکھ وہ پہونے نہو جسکو نظار تیرا ایک سمت سے رہا تجھ کو صعد و نزول اک ذاک دن تو میری سائنس جا بجا لن تیرا لی تو رہی حضرت موسیٰ سے مدد اپنی ہستی میں فنا ہو کہ یہ نقشہ دیکھنا دشت حیرت میں بھی کیا لطف ہو اللہ اللہ جسم انسان میں ہو جو تو فی رکھا ایک ہی دل	پتلیوں میں ہے ان آنکھوں کو تماشا تیرا سر وہ ٹکڑے ہو نہو جس میں کہ سو تیرا شکل انسان میں آخر ہوا جلو تیرا محرموں سے نہیں چلنے کا یہ پردہ تیرا پر کسی سے نہ چھپا یا رہ وہ جلو تیرا جس طرف دیکھا نظر آیا ہے جلو تیرا سب جگہ تو ہے نہیں کوئی بڑگانا تیرا ایک ہی دولت رکھیں ہاں سو و نشا تیرا
--	---

فیض عرفاں سے ہوا عشق بیب اوج خروج

ورنہ کیا بزم سخنداں میں ہے رتیا تیرا

۱۔ یہ وہ ذات بیچوں و چگون سے جو باوجود کثرت میں وحدت خدام کب ہے خود اور آ سے  
یعنی خود بخود آنے والا جس کی صفت سلم بیلد و لہر لو لدا ہے ۱۲۔

۲۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رقی وصل اور حبیب ہیں آپ ہی کی ولایت سے کائنات کی ابتدا ہوئی

سہوتا ہے دکن میں آپا نچر برسوں سے  
 دکن میں دور شرب سہو کہی تقدیر برسوں سے  
 تصور میں نر و زلف سلسل کو یہ حالت ہے  
 خدا کا شکر ہے یہ بھی کہ ہتھی ہوئے ہر دل میں  
 سپہر کتابوں بن میں مثل قیس و دانت خسرو  
 حالات آپ کی فرقت میں کیا ہو آب حیات کی  
 کہیں تو عالم رویا میں حضرت لائے تشریف  
 خیال ابریز خدا کیچہ ایسا بندہ دل میں  
 کہیں اہل و پیار ہی میرے امروالی شرب  
 چہ سار چہ پارہ اوقات اکنوں نوبت و نوبت  
 تناء ک یا محمد خالق الاشیا کما قال  
 مثال کو کہن اس شرب شیرین کی فرقت میں  
 کہیں تو مصحفی کی کہیں زلف محمد کی  
 کہاں ایک شکار نہ کہاں اس کی ہر کچھوت  
 پہر ہر جل ہیانس جو صحرے مدینہ میں  
 چلنے کے ضعف کہتا ہے وہی چل شوق کہتا ہے  
 کہیں تو حرم آغا شہاب میری حالت پر  
 کہے تھے ایسا شہ رویا میں مجھ کو آگیا میں پھر  
 کہیں تو آگ آباد ہو، تاکلیہ احزان

کہنگتا ہے مگر میں با محمد تیر برسوں سے  
 نہ سوجھی وانگو جانشکی کوئی سمیر برسوں سے  
 پڑی ہر دل کو ہر دل میں سحر نچر برسوں سے  
 بٹھا کہا ہوں سینے میں ہی صبر برسوں سے  
 کہہ کر دشت دل ایسی دانگیر برسوں سے  
 کہہ کر گھر میں مضطر آہ آتشگیر برسوں سے  
 کیا کرتا ہوں شب بہ نالہ شگیر برسوں سے  
 کہہ پرتی ہو گلوئے شک پر شمشیر برسوں سے  
 سوئے زمین میں رہا تو بدو انبر برسوں سے  
 مگر ہر تمجیل منق نہ تشویر برسوں سے  
 نشد از من اگر کی ہی کوئی قصیر برسوں سے  
 بہا یا پھوڑ سنگ و لکھو جو شیر برسوں سے  
 کیا کرتا ہوں حتی الوح میں نفسیر برسوں سے  
 پڑی پرتی ہو یوں ہی آہ و تاثیر برسوں سے  
 عبت کیوں لیکو تباہی تو جبر برسوں سے  
 انہیں و دلوں میں با ہم ہوئی ہر کچھ برسوں سے  
 پڑا میں کو کہو تباہیوں کی تو قیر برسوں سے  
 مگر اتنگ ہوئی ظاہر نہ تعبیر برسوں سے  
 پڑی ہوئی ہر میر و دل کی یہ تعبیر برسوں سے



آہی آہی ہر تیری ہماری شرم محسوس  
 وکن میں رہ نظر بازی کو شکر و مزہ پورے  
 جسے کہتی ہو دنیا شاہ شرب ہاشمی کمی  
 لگانا دلکا ہی اک جرم ہی سمیات صدافس  
 نہ تو کوئی کہوت ہے نہ کوئی نامہ بیدار ب  
 آہی میں ہوں سب مضرط اوٹا لٹریں وہ  
 آہی عذر بدتر ہے گنہ سہی بر کرم فرما  
 یہ بوجہ عشق ہے جسیتی نہیں برگزینا ہے  
 کہا سنگ کوئی دیگا ساتھ فرقت کی نصیب  
 زبان پر نام آتو ہی کلیجہ تہام لیتا ہوں  
 وہ بیاری شکل تو تیری نر لاجن ہے تیرا  
 بہت کتاب ہوں شاہانہ لے مینہ میں  
 ہلا دیتی ہے جب تو زلزلہ ہوتا ہی گیتی کو  
 ادھر سربراہ چوچلی ہوں پر جان آہیری

جئے بی بی اتونج وقت چہر برسوں سے  
 بسین دینا نفس چہر و غائر و برسوں سے  
 ابھی نہ دکانہ ہیر کر لیا تسخیر برسوں سے  
 بو بون سہنی پٹی اب بچہ کی غنیر برسوں سے  
 بولیا ہو یا شاہ میں مگر برسوں سے  
 زباں پر ہر لفظ ہر نعرہ تکبیر برسوں سے  
 کیا کر تیں عاصی عذہر نقضہ برسوں سے  
 ہوئی عالم میں میر و عشق کی شہیر برسوں سے  
 ہوا ہر دور ہی ہاشمی ہو د لگیر برسوں سے  
 سیی اعجاز مجبونی کی ہر تاثیر برسوں سے  
 جو ہوتی ہر تصدق ماہ کی تنویر برسوں سے  
 نہ کچھ اعراض اب کیجے ہوئی تاخیر برسوں سے  
 پس مڑوں جو دل کی ہاشمی تو خیر برسوں سے  
 اوو ہر ایک نقشہ ہو کہ تاخیر برسوں سے

نہیں بد لغ دلیری سند پر حضرت ام عشق  
 ملی ہر عشق احمد میں مجھ جاگیر برسوں سے

بقیہ نوٹ صفحہ ۴۴) ہی پر اختتام نبوت ہے واقعہ اصحاب نبیل کے دو سال بعد عالم  
 وجود میں تشریف لے گئے اور سترہ میں وفات پائی ۱۳۔

<p>میں ہوا ہوں سخت زارا اس بند محبت میں اسیر کہولہ ہو مشکل علی شکاشا کے واسطے</p>	
<p>ہو قبول تحفہ یہ جان جہاں زہر شرف مجمع نازنین تھا آنکھ تھی پڑتی جھڑپ مطرب روزا دلین جھڑپ سوز چنک تیر مڑو کا بنگیا جیسے مرا جگر ہدف کان میں میری پلکی جیسے صد آلا تحفہ بند میں ہو علی ہوا سے عمر عزیز من تلحہ</p>	<p>کبے کبڑا ہوں لیکے میں از پند زربکف شب میں عجب ہی کیفیت دکھی میری ہی ہوتی ساغر بادہ است پیر مغان مجھے پلا صبر کہاں قرار کیا چین کے ہو روز و شب خوابش یا غفلت ہے اور نہ غم جہیم ہے اتوبہ ملائی مجھے آپ کے است تانہ ہر</p>
<p>عشق کی جاں پہ آنی پڑیں ایسی مشکلیں وقت مدد کا ہو ہی کیجے مدوشہ نجف</p>	
<p>خواجہ بصری حسن کا نام لیتا ہوں شفیق شیخ عبد الواحد اہل بقا کے واسطے</p>	
<p>ہو منبع جود و کرم یا خواجہ بصری حسن ہو مجھ غیب زار پر امیر شاہ شام کی نظر عالی عم والا شیم یا خواجہ بصری حسن آیا ہوں پر کچکے دم یا خواجہ بصری حسن</p>	
<p>۱۷ آپ روز جمعہ رجب کی پانچویں تاریخ سنہ ۱۰۲۷ و اقلہ قبل خاص کعبۃ اللہ میں پیدا ہوئے اور ۱۸ رمضان سنہ ۱۰۲۷ روز جمعہ وقت صبح وفات پائے نجف شریف میں مزار پر انوار ہو آپ سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد اور چوتھے خلیفہ ہیں۔ انہی کی شان میں حضور الٰہی نے لکھا لکھی الخ ارشاد فرمایا ہے اے اہل کمال اور پروردگار اے آپ بصری کے رہنما ہیں امام اعظم یا بقول علی سے کب کمال ظہری کیا ۱۰۲۷ صفر ۱۰۲۷ میں وفات پائی بصری مزار ہے ۱۰۲۷</p>	

<p>میت خواہش ہو یہی مر جاؤں تیری پاسی          ہوں سرسراہی گم ہو تیری شفقت نظر          جس طرح حاصل ہو یہاں غرضت سرور          سرکار ہوں میں جاں بلب سر پہ پہنچی ہو          بیڈیب پھنسے ہیں حال میں شیطان کو کیا سبب          پہنچو نہ کو میری اب پوچھو نہ کچھ شام سبب</p>	<p>چاہتا نہیں باغ اہم یا خواجہ بصری حسن          ای واقعہ لوح و قلم یا خواجہ بصری حسن          محشر میں رکھ لے جو ہم یا خواجہ بصری حسن          خناس کی تیغ و دو دم یا خواجہ بصری حسن          کس کر میں ہم اس سرور یا خواجہ بصری حسن          گردن ہوئی ہو غم جو غم یا خواجہ بصری حسن</p>
---	--

لند کرم فرماؤ اب ہو عشق چشتی جاں بلب

حد و فزول ہو درد غم یا خواجہ بصری حسن

<p>کرم کی ہو تفسیر یا واحد زید          کہاں جائیں نہ ہمارے چہوڑ گور          بڑی غم سے میری حالت ہوئی ہو          جدائی شاق ہو مجھ بے لہو اپر          کھول پھر کس سے میں اپنی نصبت          بجز تیرے سر محشر ہمارا</p>	<p>انصبت میں ہو نشاں واحد زید          نہیں کوئی ہمارا واحد زید          کرم کیجے خدا را واحد زید          بلا لہو پاس مولود واحد زید          تمہارے ماسو ابلا واحد زید          نہیں کوئی وسیلہ واحد زید</p>
--	--

نہیں کچھ عشق کو دنیا سے مطلب

وہ تیرا ہی ہے بندہ واحد زید

<p>فصل کر مجھ پر طفیل خواجہ ابن عباسؑ</p>	<p>شاہ ابراہیم لکھی بادشاہ کیواسےؑ</p>
---	--

۱۰۔ آپ کا نام نفیل ہے سر تندیں پیدا ہوئے امام اعظمؒ کی شاگردی کی، محرم ۱۰۸۰ھ بمصر رحیم

<p>سدا لاتقیا فضیل عیاض  سب کا شکلا کھ فضیل عیاض  رہبر و پیشوا فضیل عیاض  عین شکلا کھ فضیل عیاض  عاشق کبریا فضیل عیاض  اُپسا دوسرا فضیل عیاض</p>	<p>سید الاولیا فضیل عیاض  درو دل کی دوا فضیل عیاض  بادشاہ طریقی اہل سلوک  دارتِ علم سید الکونین  کون تہا ہوا ہے یا تہو کا  مادر و ہر نے جنا ہی نہیں</p>
<p>عشق چشتی پہ ہونگاہ کرم  میرے سرتاج یا فضیل عیاض</p>	
<p>جب تک کہ میرے منہ میں ہے زباں یا شاہ جہاں سلطان بلخ  تب تک میں کروں تیرا ہی بیاں یا شاہ جہاں سلطان بلخ  دولت سے نہیں کچھ مجھ کو غرض شروع کی نہیں ہے مجھ کو ہوس  بلوایا و توقف آپ اپنے یہاں یا شاہ جہاں سلطان بلخ  کو نیچے کی ترے دریو نہ گرمی و اندھرا بہتر ز شہی ست  کچھ اور نہیں دل میں ارماں یا شاہ جہاں سلطان بلخ  ہے حرف بہر و سہ آپ ہی کا کچھ کام پہلے میں فز کئے  باتنگ میں رہا بالکل ناداں یا شاہ جہاں سلطان بلخ</p>	
<p>بقیہ نوٹ صفحہ (۷۷) آپ کا انتقال ہوا کہ بعض میں آپ کی فرار سے علیہ السلام کو بلخ میں آپ پیدا ہوئے  امام اعظمؒ کو شاگرد میں شہر جمعہ ہجادی الاول علیہ السلام بعد ایک سوال انتقال فرمایا دلائل شام میں آپ کی زیارت</p>	



<p>جان جاناں ہبیرہ بصری جاگ وایساں ہبیرہ بصری دیں کے سلطان ہبیرہ بصری تم پہ قرباں ہبیرہ بصری تم کو شایاں ہبیرہ بصری رج کتاباں ہبیرہ بصری</p>	<p>شاہ شاہاں ہبیرہ بصری تم پہ کروں فتانوشی سے میر دستگیری میری وہاں کیجے زن و فرزند و جان و مال مرا ہو اس امت کی سروری بدشیک کرے شرمندہ شمس کو تیرا</p>
<p>عشق کے ہاتھ میں رہے دم حشر تیرا داماں ہبیرہ بصری</p>	
<p>اشیخ ابوالسحاق قطب چشتیہ کے واسطے</p>	<p>خواجہ مشاد کے خاطر مراد شاد کر</p>
<p>بار پاتی بارگاہ خواجہ مشاد میں اتنی قوت ہوتی گرج خانماں پر یاد میں آپ کو قدسی روانی ہو کہاں شاد میں انسی قدرت کب ہو دست مافی بوہراد میں کیا دہرا رکھا ہے نیلی خنجر بنیاد میں</p>	<p>کاش نہ تیر ہوتا میری فریاد میں جا کے خاک قطعہ وینور میں ہوتا بقیم دیکھنے کو یوں تو ہے گرج بہت اونچا مگر کسیچ لیں تصویر روئے النور والا جناب پہوگ ڈالے آہ سے صرف آپکا اکدل جلا</p>
<p>۱۔ آپ کا نام کریم الدین ہے اور مولدہ وینور ۴۔ محرم ۹۰۳ھ میں انتقال فرمایا۔ ۲۔ شرف الدین آپکا نام ہے قلعہ چشت میں آپ پیدا ہوئے ۳۔ ربیع الثانی ۹۰۳ھ میں آپ نے وفات پائی کہیں مزار پر انوار واقع ہے ۱۱۔</p>	

<p>یوں تو بے گنتی زمانہ میں ہوئی میں دستگیر</p>	<p>پر نہ نکلا ایک بھی تمسا کوئی اوتا دین</p>
<p>حضرت واعظ سے اکدن کہہ رہا تھا عشق</p>	<p>آئیگا آپ بھی تو گاہ عشق آبا دین</p>
<p>سبھی کہتے ہیں دیوانہ ابواسحاق حشمتی کا میں ہوں شہو پرورد ابواسحاق حشمتی کا میں دیوانہ ہوں دیوانہ ابواسحاق حشمتی کا بنا دے مجھ کو ستانہ ابواسحاق حشمتی کا وہ ہے دیرا شامانہ ابواسحاق حشمتی کا وہ ہے دلچسپ افسانہ ابواسحاق حشمتی کا</p>	<p>پیا ہوں جب سے سیمانہ ابواسحاق حشمتی کا جمال چہرہ الورکا ہوں جب سے شیدائی نہ جا تو اہل دنیا تم شریک اپنا مجھے ہرگز پلا کروہ شراب ناب اسے پیر خرابا تو جہاں پر بارپا سکتے نہیں ایک بندہ دارا منو جس سے ہو جائیں قلوب اولیاء اللہ</p>
<p>فرستے عشق کچھ مرقد میں اگر مجھ سے پوچھ گئے کہوں گا میں ہوں دیوانہ ابواسحاق حشمتی کا</p>	<p>خواجہ ابدال احمد بوجھ مقتدا</p>
<p>خواجہ ابوبکر یوسف صاحب رضا کدو پائے</p>	<p>زینت دین و ذیشان میں ابدال احمد</p>
<p>ابو احمد نام ہے ہر رمضان ۳۳۱ء میں پیدا ہوئے آپکا وطن اور مولد قصبہ چشت ہے غرضادی ۳۳۵ء میں انتقال ہوا چشت میں مزار ہے ۳۳۵ء ناصح الدین ابونعمان نام شب اول عاشورہ محرم ۳۳۳ء میں پیدا ہوئے مولد چشت ہے غرض جب ۳۳۵ء میں انتقال فرمایا چشت میں مزار ہے ۳۳۶ء سال ولادت ہے ۳۳۷ء رجب ۳۳۵ء میں وفات پائے۔ مزار چشت میں ہے۔</p>	<p>انصہل واعلیٰ و ذیشان میں ابدال احمد</p>

<p>دور و دل کے میرے دریاں ہیں ابدال احمد ہر طرح میرے نگہبان ہیں ابدال احمد آیت رحمت یزدان ہیں ابدال احمد جبکہ ہم آپ پتقران ہیں ابدال احمد بالمیقن آپ سلیمان ہیں ابدال احمد مع خوان آپ کے ہرآن میں ابدال احمد</p>	<p>عشرت وصل ملے کیا ہے تعجب، مجھ کو مجھ کو آفات و مصائب کی نہیں کچھ پروا آپ کی ذات سے لاکھوں ہی جوتیں عاف بآل کیا چیز ہے، کچھ اس کی نہیں پروا آپ کی ذات سے وابستہ میں ہم مور کے مثل عشق کچھ ایک نہیں جن و شتر و وحش و طیور</p>
<p>بالمیقن آپ ہی میں قل اللہ جس کسی کو کہ تو نے دی ہے نہا کر دیا دوجہاں میں جہر و سیاہ چشتیان سارے آپ میں سپاہ آپ انہیں میں مثل خشاں ماہ جس کے دل میں کہہ نہ تیری عیاہ نہیں ہاتھ آئی جس کو آپ کی راہ</p>	<p>ابو محمد میں دوجہاں کے شاہ گردش آسماں کی کیا پروا تیرے منکر کا حق تعالیٰ نے آپ اس قافلہ کے ہیں سالار مثل تاروں کے اولیا ہیں اگر اوسکو وصل خدا نہیں ہوتا اسکے طرز سلوک میں سے نقص</p>
<p>عشق سے اک گدا ترے در کا اور تیری ذات دوجہاں کی شاہ</p>	
<p>محتاج جنگے در کے فقیر امیر میں گو دیکھنی کو خلق کے مافی الضمیر میں تو آپ الگو واسطو دانا وزیر میں میں کیا کہوں کہ آپ ہی رفیق ضمیر میں</p>	<p>اسے عشق میری خواجہ یوسف و یوسف میں وہ جان میں آپ ابھی سے مقاصد میں گہریر انگور بادشاہ کائنات میں میری سنو کہ جو دھری صورت سواں میں</p>



<p>دہا نکا ہے قاست جو کو واہ واہ اب پاس اپنی کو بلا لیجے رشتہ پلنگی اور بہو کی ہر نصیف کیا میں مانتا ہوں یہ کہ بہت میں گناہ انکی مثال دہرنے پیدائ کر رہا خبر ات کچھ تو آج بٹا اسنہ دو کون</p>	<p>نشاد و سر شوق میں جسکے اسیر میں دست می ہم دیار دکن میں غم میں ملواریں جو یہ تو وہ گویا کہ تیر میں پر کب ہمارے رحم کی آگ کھنڈیر میں بوشل بے عدل میں اور بے نظیر میں امید وار اور پر تر ہے ہم فتنہ میں</p>
<p>امت کو مصطفیٰ کے رستہ خون کس نے انکے لیے جب آئے سر و سنگ میں</p>	
<p>خواجہ محمد ودختر اور خواجہ حاجی شہین</p>	<p>خواجہ عثمان اہل اقت کے واسطے</p>
<p>سرور کون و مکاں میں خواجہ مود و پیر آپ ہی کے گھر سے ملتا ہے پتہ اللہ کا آپ اپنے خادموں پر ظہف و رحم سے اچکی تقلید سے بے اعتنائی کس کو ہے سطح جسر نہیں ہے راز ایسا کونسا</p>	<p>بادشاہ و جہاں میں خواجہ مود و پیر پنہلے گہراں میں خواجہ مود و پیر بیکے مال و محراب میں خواجہ مود و پیر پیشوا افسر جہاں میں خواجہ مود و پیر واقعہ سر نہاں میں خواجہ مود و پیر</p>
<p>سہ قطب الدین نام پشت وطن سال ولادت ۸۰۰ھ سے ۸۰۵ھ جب ۵۲ سال وفات پشت میں مزار ہے ۸۰۵ھ نیر الدین نام زندہ مقام ۸۰۵ھ سال وفات زندہ میں مزار ہے ۸۰۵ھ ابی النور عثمان نام ہیردن مقام ۸۰۵ھ سال میلاد ۵۰۰ھ شوال ۸۰۵ھ سال وفات کہ شریف میں مزار ہے ۸۰۵ھ</p>	

<p>گلستان است سردار ہر دو کون کے ختم ہے شیریں لکھی آپ ہی لی ذات پر ذات اقدس کا پتہ کیسے کسی کو پھر لے</p>	<p>آپ ہی تو باغبان ہیں خواجہ مودود پیر طوطی باغ جناب میں خواجہ مودود پیر جب مکن لامکاں میں خواجہ مودود پیر</p>
<p>عشق کی بھی دستگیری کیسے لاکھوں کا آپ دستگیر یکساں میں خواجہ مودود پیر</p>	
<p>منع جو دو سخا میں خواجہ حاجی شریف ظہر دم حصیاں کی طغیان کی کیا پر داجھے عالم و عارف میں بے شک اور اہل سالکین ایک کی کوسیف لفظوں میں سما سکتی ہیں کس طرح جانے کوئی اصل حقیقت الٰہی ذکر ہی مآدشا کا کیا ہے پھر نہ ہو گیا آپ حضرت مودود ہی کو آپ کچھ پیار ہیں صورت والا سر پر شان خداوندی عیاں</p>	<p>سعدی علم و حیا میں خواجہ حاجی شریف دستگیر و آشنا میں خواجہ حاجی شریف دارت خیر الورا میں خواجہ حاجی شریف آپ رہ فتنہ میں خواجہ حاجی شریف آپ جب زیر قبا میں خواجہ حاجی شریف پیشوا اولیا میں خواجہ حاجی شریف بلکہ معشوق خدا میں خواجہ حاجی شریف مرآت حسن خدا میں خواجہ حاجی شریف</p>
<p>آپ کے در پر فقط کچھ عشق ہی نہا نہیں اور لاکھوں بے نوا میں خواجہ حاجی شریف</p>	
<p>کیا کروں مدح و ثنا خواجہ عثمان چشتی ساری دنیا بھی بل جامی بلا س مجھے آپ کا نام غنی ذات غنی بات غنی پڑ گئی ہے میری مرقعہ سبیں گرہ کہو لے گا</p>	<p>میں ہوں قاصر نجد خواجہ عثمان چشتی ایک تم ہوں نہ خفا خواجہ عثمان چشتی آپ کا ہوں میں گدا خواجہ عثمان چشتی آپ میں عقدہ کشا خواجہ عثمان چشتی</p>

<p>نظر طلع ہو یا خواجہ عثمان چشتی          تہذیب نازاں و سخا خواجہ عثمان چشتی          کیا رئیس اور گدا خواجہ عثمان چشتی          ہوں مصیبت مگر خواجہ عثمان چشتی          ہکویاں چوڑا گیا خواجہ عثمان چشتی          ویسے ہکو بھی بلا خواجہ عثمان چشتی</p>	<p>ہم بڑی دیر سے حاضرین درو دولت پر          ہاتھ خالی نہ پھر جو ترے در پر آیا          فیض پائے ہیں سبھی تیرے در دولت سے          عجیب بھی چشم کرم بھر معین الملت          ہم طفیلی تھے، تو کھان خدا پھر کیونکر          جیسے مکہ میں ہوا جا کہ یہاں سے تو مقیم</p>
<p>عشق چشتی پر سے چشم تر دم دادم          کوئی اوس کا نہیں یا خواجہ عثمان چشتی</p>	
<p>شیخ قطب الدین قطب چشتیا کیواسطے</p>	<p>والی ہند و ستاں خواجہ معین الدین جن</p>
<p>لباس عاشقان و کسوت و ابریم زندانہ          کند بہا و شاہاں جہاں احکام شایانہ          کہ از ہستی خود بگذشتہ کبرم حال ستانہ          توئی جان و لودہ و جرب چہ گویم صف شایانہ          توئی مخلوق را سلطان و توئی راست جانانہ          توئی ساغر توئی مینا توئی جام ست و پیمانہ</p>	<p>ہمیشہ جستجوئے دلبر ساقی و بیخانہ          گدا کے درگہت خواجہ معین الدین چشتی          بدہ اک جبرعہ پیمانہ عرفاں بہن ساقی          حبیب حق توئی عاشق صادق توئی خواجہ          چرستان خسروی گویم چہ راہ دلبری گویم          دگر کس نیست در عالم حیرت و ناتوانی</p>
<p>۱۵ ستمبر مولد ۱۵۳۵ء سال پیدائش ۱۷ رجب ۱۰۳۳ء وفات اجمیر شریف میں مزار          ہے ۱۵ آؤش مولد ۱۵۵۷ء سال مولود ۱۰۳۴ء ربیع الاول ۱۰۳۳ء وفات قطب غیار کو قریب          دہلی میں مزار ہے۔</p>	

کشد رنج و بلا بے حد گجواز و رنجی جہند  
بظاہر عشق و دیوانہ بیاطن بہت فزائے

اے شاہ شہاں زماں و ذیل سلطان الہند غریب نواز  
تم مہر و رخشاں ماہ میں سلطان الہند غریب نواز  
خوشید فلک کی لیکر شعل شش حبت میں ڈھونڈا میں لیکن  
تم اتو کہیں پایا ہی نہیں سلطان الہند غریب نواز  
اس عہد بلا کو ہول کے میں جس جا پہ گیا پایا ہی نہیں  
جز آپ کے ور کے اس کہیں سلطان الہند غریب نواز  
بلو او غلام اب مرتا ہے سرکار ہی کا دم بھرتا ہے  
کب تک وہ رہے مجھو رہیں سلطان الہند غریب نواز  
دیر پہنہار سے غوث و قطب اور جن ملک ہر ایک سہی  
رکھے ہیں بعد الحاح جہیں سلطان الہند غریب نواز  
دیدار تمہارا دیدنی اور دیدنی دیدار خدا  
دیدار مجھے دکھلاؤ کہیں سلطان الہند غریب نواز  
مرتے تب وقت سو بہاں بوجہ خبر اے شاہ شہاں  
بے چین بہت ہو عشق حزیں سلطان الہند غریب نواز

خواجہ خواجگاں میں قطب الدین  
خسر و وجہاں میں قطب الدین

رہبر عارفان میں قطب الدین  
سے خدائی انہیں کہ قبضہ میں



اگر چوں رشتہ جبل الوریست خدا سے نرگس بابا فریدست	اگر ہوست گرد و ہوا رز زلفش دل و جان و حواس و جوش و صبرم
	برفت از ہر دو عالم عشق مہیات کہ غار عشق در قلبش خلیدست

کب تک رہوں تم سے جدا چشتی نظام الدین ولی  
 پھر تہی ہے آنکھوں میں نقضا چشتی نظام الدین ولی  
 جو تم کو دیکھا بالیقین دیکھا رسول اللہ کو ۛ  
 صورت دکھا پھر خدا چشتی نظام الدین ولی  
 مضطر دکن میں ہوں بہت بلوائی و ہلی میں اب  
 کب تک رہوں تم سے جدا چشتی نظام الدین ولی  
 چاہتا ہوں الدین کا پیارا ہے قطب الدین کا  
 گنج شکر کا لاڈ لا چشتی نظام الدین ولی  
 پل پل ہے مجھ پر اک برس اک دن قیامت کا یوں  
 فرقت میں تیری دامن چشتی نظام الدین ولی  
 آہوں سے میری آسمان کا لاہوا فرقت کی شب  
 رونے سے ہے دیا بہا چشتی نظام الدین ولی  
 ہو جاؤں جس سے بے خبر دنیا کے کار و بار سے  
 ایسی مئے وحدت پلا چشتی نظام الدین ولی  
 جب ہاتھ میں میرے ترا و امن ہے امیر سلطان دین

پھر حشر کا ہے خون کیا چشتی نظام الدین ولی  
بلوے جلدی سے اب ہے عشق چشتی جان بلب

کب تک رہے تم سے جد ایشی نظام الدین ولی

دل کو روشن کر طفیل شد نصیر الدین چراغ  
اور کمال الدین کمال اصفیا کیواسطے

نصیر الدین پرشیدا ہوا دل میں کرو تیا تصدق آپ پر تیرا تیا تملاتا۔ لوتنا سے تہناری یاد کیسویں شب و روز چراغ و ہوی فرقت میں تیرے شہید ناوک مڑگاں جگر ہے دم نظارہ روئے نکویت ہوا ثابت کہ وہ تو آپ کا ہے سما ہے حسین الفت آپ کی وہ تہا سے چاہئے والو کو حضرت	خوشا دل جنبا دل حبا دل اگر دیتا خدا روز اک نیا دل ہو واجب سے کہ تمہر مبتلا دل مسل ہے گرفتار بلا دل سینن قابو میں اب میرے میرا دل تقتل غزہ و ناز و ادا دل میرے ہاتھوں سے جو جاتا رہا دل جسے میں جان رکھا تھا میرا دل گذر گا و خدا ہے بر ملا دل و یا اللہ نے کتنا بڑا دل
--	---

بھلا امرا ل کی کیا حیثیت ہے  
تصدق آپ پر ہے عشق کا دل

نمود بزم کثرت میں کمال الدین علامہ شہنشاہ ولایت میں کمال الدین علامہ	بیان سہ وحدت میں کمال الدین علامہ سر ایشان رحمت میں کمال الدین علامہ
---	---

لع اوہ مولد  
سال وفات  
شہر اور  
وفات جب  
۱۳ رمضان  
۱۰۵۰  
پندرہویں  
۱۰۵۰  
سال وفات  
۱۰۵۰  
ذی قعدہ

<p>ظلموں کی حمایت میں کمال الدین علامہ  سراسر دستِ قدرت میں کمال الدین علامہ  شریکِ پنج و راحت میں کمال الدین علامہ  دربارِ ولایت میں کمال الدین علامہ  عجب باشانِ شوکت میں کمال الدین علامہ  کماؤ شفاعت میں کمال الدین علامہ  کچھ ایسی ذمی کرامت میں کمال الدین علامہ  غریقِ بحرِ وحدت میں کمال الدین علامہ</p>	<p>جوانے ہو گیا در کا اوستہ پھر خوف ہو گیا  یہ اشد فوقِ ایدیم گویا آبِ مورد میں  مریدوں کی جیسی آنکھوں الفٹ کا آبِ آنکھ  حبابِ آسائیں سارے اولیا لیکن میرے آقا  بڑی ہے ذاتِ اقدس انکی اس وار دنیا میں  مجھے کیا خوفِ محشر مجھے کیا قبر کی حشت  اگر قارون کا سہی ہو مزارِ پنجشدیتے میں  اسنینِ کثرت کی کیا پروا اسنین کیا غم زمانہ کا</p>
<p>بلاؤ عشق کو نزدیک اپنے ایک دست سے  اسیرِ قیدِ فقرت میں کمال الدین علامہ</p>	
<p>اور علم الحق دین علم الہدایہ کے</p>	<p>دور ہو غلٹ سراج الدین دنیا کی تمام</p>
<p>صحابِ لطف و کرم خواجہ سراج الدین  لیکن نگاہِ کرم خواجہ سراج الدین  بتوجہ شرحِ دہم خواجہ سراج الدین  بڑا ہے تیرا کرم خواجہ سراج الدین  بتوجہ بیانِ برسم خواجہ سراج الدین</p>	<p>چراغِ دیر و حرم خواجہ سراج الدین  سرورِ دل بھی اور آنکھوں کا نور تم سے ہے  گذشت ہر چہ جاں غلبِ فراقِ نزا  غنی ہوا، آئے جو محتاج بھی تیری در پر  رو دراز و بہانہم برہو کہ کون</p>
<p>۱۷۰۰ء مولدِ یکم جمادی الاول ۱۱۷۷ء سالِ وفات مزارِ پٹن میں ہے ۲۷ سال مولد ۲۷ صفر کو  آپ نے وفات پانچزار پٹن میں ہے۔</p>	



<p>ہوا ہے اب وہی سم خواجہ سراج الدین نما بلطف رہم خواجہ سراج الدین کہیں کہیں نہ بہرم خواجہ سراج الدین</p>	<p>شب وصال چہ شربت نخلانِ فقرت میں زراہ دور شد ستم تو خضر من ہستی ہماری شرم ترے ہاتھ پر قیامت میں</p>
<p>بہ عشق زار بجز ذات تو نہ ہے نیست ہوا اس پہ چشم کرم خواجہ سراج الدین</p>	
<p>سوائے عشق کے ایسا جگر یہ کس کا ہے مجھے خیال اب انہوں پہر یہ کس کا ہے بجز در علم الدین در یہ کس کا ہے سرے دار فنا سے سفر یہ کس کا ہے بتاؤ دل سے یہ کس کا جگر یہ کس کا ہے بڑا بھلا جو اثر ہے اثر یہ کس کا ہے ظہور و ہر میں ہر جا ہے پر یہ کس کا ہے اب آپ آئے سو کہئے اثر یہ کس کا ہے تو خون چرخ پہ شام و سحر یہ کس کا ہے قصود تو ہی بتا چشم تر یہ کس کا ہے</p>	<p>اٹھائے سنگ بٹم سر پہ سر یہ کس کا ہے جمال کیا کہوں پیش نظر یہ کس کا ہے جھکے جہان پہ امیر و فقیر کی گردن وہ پوچھتے ہیں جنازے کو دیکھ کر میرے تہناتے ابروی پر خم کے جو مقابل ہو سہن ہے کوئی موثر تغیر ذاتِ قدیر دوئی کا آنکھ سے پروہ اٹھا کے دیکھتے گا میں مانا کچھ بھی مری آہ میں نہیں ہے اثر اگر نہیں ہے کسی سے گشاہ کا یہ خون وہ کہتے ہیں مجھ بدنام کر دیا تو نے</p>
<p>خدا کے واسطے علم الہدیٰ ذرا کہئے کہ عشق بندہ ہے وام و زریہ کس کا ہے</p>	
<p>اور کمال الدین جن صاحبِ وفا کیواسطے</p>	<p>حضرت محمود راجن سرور و نیا و دین</p>
<p>سلاہ مولدین ۱۲ مفر کو آپ نے وفات پائی ہزار پیش میں ہے مٹے مولدین وفات ہوئی بوجہ شہر</p>	

<p>بسان را جن محمود چون معان دارم          چه طور کیفیت عشق تو بہان دارم          مرغ کہ رشک گل تر نظر بران دارم          بر آستانہ تو چون نہادہ ام سر خود          خدا گواہ علاج درون نمی خواہم          خدیغیر خدا نیست می شناسم و بس          از ان زمان کہ بروی تو دیدم باز          فغان کہ آمدہ بر لب بدارم و رم          بسوز عشق تو سینہ شدست چون گلخن          بہ پیش در و حرم کے دوتا شود قدم</p>	<p>چسان نہ اندے توحید سرگران دارم          کہ رنگ روئے خود بہ یک عفران دارم          تو گوئی در نظر خویش گلستان دارم          از آن زمان سر عزت بلوکان دارم          خوشم بکاوش در و یکدہنہان دارم          بقلب خویش چاکین این و آن دارم          کجا نظر بحسبان مہ و شان دارم          چگونه در و فراق تو در بہان دارم          مثال شمع فروزندہ استخوان دارم          سر نیاز بر آن خاک آستان دارم</p>
---	---

غلام در گہ محمود چون ایازم عشق  
 پاس حق کہ نہ کار سے نہ دو جہان دارم

<p>سر سے مولام سے رہبر ال الدین جن حشتی          جناب حیدر جنین کہ لکھنوی تلی میں          جمال بے مثال یار کے ہونظر کامل          سلاطین عوالم میں گداوتی ترے در کے          میں کیسے آپ تک پہنچوں بہت شوق تھا          کوئی کیا ہمسری کا تجھے دلو کر کے شاہ</p>	<p>مرا تین من خدا تمہر جمال الدین جن حشتی          سر و قلب پیغمبر جمال الدین جن حشتی          نہیں کوئی تیرا ہمسر جمال الدین جن حشتی          تو ہی تان سب کا ہر جمال الدین جن حشتی          بہنیں بازو پہ اٹنے پر جمال الدین جن حشتی          وہ ہے رتبہ تیرا بر جمال الدین جن حشتی</p>
---	---

بقیہ نوٹ صفحہ (۶۰) مزار احمد آباد کجرات میں ہے -۱۲-

<p>ہوا ہوں انقلاب دہر کے ہاتھوں میں میں کہلا کر تمہارا ایک سون کی طرح پکڑ لیا تمہارے ہجرتی رہنما دکن میں رہا ہے مجھ پر بہی جو کہ ہے میری جان پر درو جہانی سے</p>	<p>لگاؤ لطف ہو مجھ پر جمال الدین جن چشتی سہرون ہٹکا ہوا درو جہال الدین جن چشتی بلا لوانی جو کہ ہے پر جمال الدین جن چشتی وہ ہے روشن شہا تم پر جمال الدین جن چشتی</p>
<p>بلاؤ عشق کو سرکارِ وقت میں بری حرکت بہت ہے چین ہوں مضطرب جمال الدین جن چشتی</p>	<p>حضرت سیدی شمس الدین مقند اکے واسطے</p>
<p>وہ دنیا کے جو رستم دیکھتے ہیں تمہارے تصدق میں خواجہ حسن ہم تمہاری حقیقت میں ہے راہ سید ہی غنی میں گدا بھی تو سے آستان گے کیا کرتے ہیں رات دن عیب پلنی تمہاری گدا کی تہی سے ہے بہتر نہ دیکھے زمانہ نے جو جو ظالم خدا کی خدائی کی ہر چیز میں ہم</p>	<p>کسی نے نہ دیکھا جو ہم دیکھتے ہیں دل زار کو جامِ جسم دیکھتے ہیں کہیں بھی نہ پہنچ و ختم دیکھتے ہیں وہ کب دستِ اہل کرم دیکھتے ہیں مگر عیب ہم اپنے کم دیکھتے ہیں جہان کے مزے اس میں ہم دیکھتے ہیں وہ اب اپنی آکھوں پہنچ دیکھتے ہیں تم ہی کو خدا کی قسم دیکھتے ہیں</p>
<p>۱۷ مولدِ گجرات ۱۷۸۸ء ذیقعدہ ۱۲۰۵ھ کو آپ نے رحلت کی گجرات میں مزار ہے ۱۷۸۸ء گجرات مولد ۹ ربیع الاول ۱۲۰۵ھ سال وفات ۱۷۸۸ء مدینہ منورہ ۱۷۸۸ء میں وفات پائے جنت البقیع میں مزار ہے ۱۷۸۸ء</p>	<p>۱۷ مولدِ گجرات ۱۷۸۸ء ذیقعدہ ۱۲۰۵ھ کو آپ نے رحلت کی گجرات میں مزار ہے ۱۷۸۸ء گجرات مولد ۹ ربیع الاول ۱۲۰۵ھ سال وفات ۱۷۸۸ء مدینہ منورہ ۱۷۸۸ء میں وفات پائے جنت البقیع میں مزار ہے ۱۷۸۸ء</p>

بہنیں جس جگہ فکر کی بھی رسائی  
رو داؤنی معرفت میں شہا ہم  
وہاں دیدہ سر سے ہم دیکھتے ہیں  
تمہارا نشان قدم دیکھتے ہیں

پہو پختے ہی حیرت میں اس عشقِ چشتی  
ہم اپنی زبان کو تسلیم دیکھتے ہیں

واقعہ سر نہاں شیخ محمد چشتی  
صاحبِ جو و گرم ابرہہ بحر عطا  
جب زبانِ نطق کی دھماکے میں تیر پڑا  
دیکھتا ہوں تجھ پر اُمتی جو جہدِ ہر سہری نظر  
کیا کہوں درو جہانی کو نکالیف کہ ہر  
مع کوئی میں تری محو بیگی و ایم  
کیا کہوں کس سے کہوں کوئی نہیں مرا  
وہ بلا دیکھے ہم مجھ کو کیسے ہوش بہوں  
آپ گر لیں ہم خیر میری تو فرما کر آپ  
مجھ کو تو آپ کے کوچہ کی سکونت ہے پسند

خواجہ کون و مکان شیخ محمد چشتی  
تو ہے سلطانِ جہاں شیخ محمد چشتی  
پھر کروں کیا میں بیان شیخ محمد چشتی  
جلوہ ہے تیرا عیان شیخ محمد چشتی  
رات دن لبِ پنهان شیخ محمد چشتی  
نہ میں جب تک ہوں زبان شیخ محمد چشتی  
نفس ہے و شمس جان شیخ محمد چشتی  
اُور سے پیرِ مغان شیخ محمد چشتی  
پہر میں اب جاؤں کہاں شیخ محمد چشتی  
کیا کروں لیکے جہاں شیخ محمد چشتی

بنیو عشق ہے اک خادمِ بے دام و درم  
تم میں سلطانِ جہاں شیخ محمد چشتی

یاد میں حضرت کبھی کے نہ گریاں ہوتا  
اور خود دیکھو صیدِ غم و حرمان ہوتا  
آپ سا گر کوئی غمخوار مریدان ہوتا  
کب بغیر آپ کے یہ عالم امکان ہوتا

<p>تیرے الطاف نہ ہو تو جو مرے شامل حال ہے دلیل اس پر کہ واللہ فناء فی اللہ ہو پڑ جو جہوتے تو تیرے پاس میں اوڑھ کر آتا ہر گڑھی اس کی کبک خاص نہودی جاتی آپ کے عشق میں ہو جاتا اگر صحرائی داغہاں جو گردل کی گل افشانی سے چین پاتا ہے کہاں عشق کو اتھوڑتا عشق</p>	<p>تو نہ ذرے سے کسی ہر درخشان ہوتا ورنہ سجدہ ملک کیسے یہ انسان ہوتا یا کوئی اور وہاں آنے کا سامان ہوتا کاش دل میں مرے اس نیکو پریشان ہوتا کون پر میرے سوا شیرستان ہوتا خاک شداد کا جھلٹ سے گلستان ہوتا چاہ میں گاہ تو گم قیدی زندان ہوتا</p>
<p>عشق پر ہو نگہ لطف و کرم اسے بھجی لطف ہوتا جو ترا کیوں وہ نشان ہوتا</p>	
<p>حل کر مشکل طفیل شہ کلیم اللہ ولی</p>	<p>اور نظام الدین مقبول خدا کی واسطے</p>
<p>خواص یم وحدت یا شیخ کلیم اللہ ہو ایک نظر مجھ پر پس ہے پڑی گھنٹہ ہلکے وہ ہو کر میں تاج سر کیا وس گرم رو کو کہہ ہے تو عورت ہر عورت ہو ہو سروس گلستان تم بھی مدینہ کے مقبول معین الدین مرغوب نظام الدین</p>	<p>آثار یم قدرت یا شیخ کلیم اللہ ورکار ہنس دولت یا شیخ کلیم اللہ دیوے توجہ نعمت یا شیخ کلیم اللہ ظاہر ہے تری قدرت یا شیخ کلیم اللہ کیا ہو دے میان لٹایا شیخ کلیم اللہ ہر ایک تری خدمت یا شیخ کلیم اللہ</p>
<p>۱۷۴۳ء جمادی الثانی ۱۲۵۷ھ شہنشاہ جہان آباد میں پیدا ہوئے ۲۴ ربیع الاول ۱۲۵۷ھ کو وفات پائی اور دہلی میں ہے ۷۷۷ھ دکن کے کسی قصبہ میں پیدا ہوئے ۱۱۰۰ھ قلعہ سلطنت میں وفات پائی اور کتاب آباد کو گریہ کرتے</p>	

	<p>عرفان کے تصدق سے اس عشق کو نون من من مضمون تری الفت یا شیخ کلیم اللہ</p>	
<p>یہ حاصل ہے مجھ پر دولت نظام الدین چشتی کی یہ پر کثرت یہ ہے وحدت نظام الدین چشتی کی میں جس شخص کو نعمت نظام الدین چشتی کی زمانہ میں ہے یہ چاہت نظام الدین چشتی کی</p>	<p>جدول میں ہم مری الفت نظام الدین چشتی کی خودی سے تیرے جو گزرا دی خالق کو پہچانا من و سلوی سے دور گزرا بہشت و غلہ کو چھوڑا زبان پر نام سے اور نکال دو نین یا دیوان کی</p>	
	<p>طفیل حضرت عرفان کسی سے کچھ نہ کہا عشق ترجہ دل میں ہے کہ الفت نظام الدین چشتی کی</p>	
<p>حضرت شاہ عظیم رہنما کیواسے</p>		<p>دین و دنیا کا وسیلہ پر عالم فخر دین۔</p>
<p>اور طاہر وحدت نامولانا فخر دہلوی اور درمندیوں کی دوا مولانا فخر دہلوی لے دئے وحدت پلا مولانا فخر دہلوی صورت ذرا لٹک دیکھا مولانا فخر دہلوی مرغوب بابا ہونش ہا مولانا فخر دہلوی رتبہ دو بالا ہے تیرا مولانا فخر دہلوی</p>	<p>ہر منظر ذات خدا مولانا فخر دہلوی اسے عاشقوں کے پیشوا مولانا فخر دہلوی ہوں تشنہ لب نین نیم جان سے پاس سے لگی زبان ہر شان وحدت جلوہ گر ہے سے ای و رشک قمر پیارے معین الدین کو مقبول تطلب الدین کی ہو ہر نام تیرا فخر بھی اور فخر کا ہے فخر بھی</p>	
<p>۱۱۳۱ھ میں آپ پیدا ہوئے اور بگ آبا مولد ہے۔ ۱۱۹۹ھ کو انتقال ہوا۔ دہلی میں جو راز راز خواجہ قطب شاہ کی مرقد مبارک واقع ہے ۱۱۷۷ھ و بقیہ ۱۲۳۲ھ وقت صبح صادق۔ حادثہ و قات واقع ہوا۔ مولانا عرفین دہلی ہی ہے۔</p>		

بے چین سے عشقِ حزمینِ الطاسوا و شاہِ دین  
دلی میں جلدی لوبلا مولانا فخر دہلوی

دو عالم کے سرکار میں شہِ عظیم  
مریدوں کے غمخوار ہیں شہِ عظیم  
کہ میرے طرفدار ہیں شہِ عظیم  
وہ بانگے طرح دار ہیں شہِ عظیم  
نرا لے ہی خمار ہیں شہِ عظیم  
لئے جامِ خوار ہیں شہِ عظیم  
زمانہ سے بے کار ہیں شہِ عظیم  
ترے جبکہ بیمار ہیں شہِ عظیم  
سہایت ہی لاچار ہیں شہِ عظیم  
کہ ہم محض نادار ہیں - شہِ عظیم

خدائی کے مختار میں شہِ عظیم  
کوئی اس صفت کا ہوا ہے نہ ہوگا  
خدائی بدل جائے عجیب کو نہیں غم  
انہیں جس نے دیکھا ہوا انکا عاشق  
بغیرے تاب کرتے ہیں بے خود  
ولاویجے مست آنکھوں کا صدقہ  
عنایت ہو کچھ کام کرنے کو اب ہم  
سیا کو کیوں ہم مسالچ بنائیں  
علاجِ درون کچھ تو اب کیجیے گا  
نہیں ہم میں کچھ کفر دہرنے کی طاقت

پھکا جا رہا ہے تب عشق سے عشق

عنایاتِ درکار میں شہِ عظیم

قبلہ حاجات و کعبہ مدعا کیواسطے

حضرت حسنو محمدت دو جہان کے شکر

ایک بھی ملتا نہیں ہے سیکڑوں افراد میں  
آب میں کیا خاک میں کیا تار میں کیا یاد میں

نمسا احمی حسنو محمدت عالم ایجاد میں  
آپ ہی کو کہتے ہیں دیکھنے والے شہا

۱۱ ستمبر ۱۹۶۹ء کو فیروز خان لاہور روزہ شنبہ داعی اہل کو بیسیک فرماتے ۱۱

<p>آپ ہی فرمائی گب تک اٹھائیں جان پو          آپکو ایسی بزرگی ہوئی پر حق نے دی          آجے دل کے جو گل تھے پھوٹ کر بست گئے          آپکا ساق ہے یا رفتار ہے یا بانگین          موتی ملتا ہے خرابو میں مسلم سے مگر          آپ ہی خود دیکھ لیتے جذب الفت کو نری          بارگاہ حق میں اب دوست دعا پہیلانے          سمنوں وودن کی دنیا پر پہلو دیکھ لو</p>	<p>اک نیا غم ہر گھڑی شہا ہنہا ہی ہا          جس طرح کہ ایک کا رتبہ ہے کل اعدا وین          آکے دیکھو تو ہسی اس گلشن برباد میں          کوئی خوبی ہے آخر سرو میں شمشاد میں          کوئی کیون رہنے چلا تھا خانہ برباد میں          اگر اثر ہوتا ہمارا می نالہ و فریاد میں          بن تنائیں بہت سی خاطر ناشاد میں          خاک اب اڑنے لگی ہر گلشن شاد میں</p>
--	--

ناک میں دم آگیا ہے نفس بدی عشق کا  
 کیجئے اب تودو کیا ویرے ادا وین

رہنما سالکان و پیشوا سے عارفان	شاہ شرف الدین شہید اصفیا کی واسطے
--------------------------------	-----------------------------------

<p>شہید عشق تم ہی شرف دین ہو          رہو انگہوں میں میری شکل مردم          دل و جان و جگر کی حیثیت کیا          تمہیں میں دیکھتا ہوں چشم دل سے          نہ کیوں مفتون ہو تم پر ایک عالم          خدا وہ دن بھی جھکو جلد و کھلا سے</p>	<p>حسین الدین کے پیارے تمہیں ہو          قباحت کیا ہے گر پردہ نشین ہو          خدا تم پر مرا ایمان و دین ہو          بنا ہر تم اگر چیکہ کہیں ہو          خدا جب تم پر صورت آفرین ہو          تری چو کھٹ ہو او میری جبین ہو</p>
--	--

سے ۱۱ جب ۱۳۱۷ سال ولادت اور دہلی مولد ہے ۲۹ محرم ۱۳۱۷ میں تواتر کنونین میں پانڈو دہلی میں دراج



<p>کبھی تو وہ نگاہ سرگین ہو تو پھر کیسے کمون تم بیان نہیں ہو عطا دہی من گرد و گداز میں ہو مگر صاحب مجھے تو اک شہین ہو</p>	<p>سینہ بختن کے جانب بھی خدا را تمہیں جب دیکھتا ہوں سر جگہ میں ملاوون مشت خاک اپنی بھی اوس میں تمہیں مجھے ہزاروں ہونگے خادم</p>
<p>دل و جان و جگر ایمان و دین سے فدا تم پر نہ کیوں عشق حزن ہو</p>	
<p>حضرت شاہ زبیر با بقا کی واسطے</p>	<p>بختنا من کل سوہ اعطنا صدق الیقین</p>
<p>سرچو زباز می شطرنج غلطان ساقم کافر مزنار در گردون گنوں انداختم منکدل را بہر سیر باغ دل پر داختم کعبہ و نخوت بر دلع نار بیان انداختم باز مر کب از نقد سوسے مطلق تا ختم پوچھو قصیر دل نظر کردم در انجا یافتم</p>	<p>جان و دل و باز می عشق تو ای جان با ختم زادہ باد امبارک سچہ صد دانہ است کعبہ و تاجانہ شیخ و بہر من را می سزد خلفتم از خاک شد زین وجہ من عاجز تر م دور بودم از فتادہ از مقام محرمی دستے کردم تلاش را در دور ویر و حرم</p>
<p>عشق چستی از طغیل مرشد باشد زبیر یا فتم زان ہم سوا چند انکہ از حق خواستم</p>	
<p>۱۔ پیر کے دن جب کی پانچویں تاریخ عشا کے وقت ۷۲۹ھ میں پیدا ہوئے ، بارہ تیر سال آپ کو وفات کئے ہوئے ہوتے ہیں۔</p>	

گلبر سے دریای وحدت بنی بہا کیواست	بلبل باغِ ولایت سید قاسم علی
اولاد مرتضیٰ ہو قاسم علی کلیمی خوٹ کے تم خدا ہو قاسم علی کلیمی پھر او سے کب جدا ہو قاسم علی کلیمی اوس شمس کی منیا ہو قاسم علی کلیمی وحدت پر بس خدا ہو قاسم علی کلیمی مطلق میں تم فنا ہو قاسم علی کلیمی	تم آل مصطفیٰ ہو قاسم علی کلیمی شکل بشیر میں ہو تم لیکن بشیر نہیں ہو مانا کہ تم نہیں ہو غا ہر من ذات مطلق چو کا یا جس نے شکوہ وہ زبیر چشتی جیسے کہ تم ہو عاشق کوئی نہیں جہانین مطلق ہوا مقید احسان سے اسکے بدلے
<p>۱۔ آپ کے والد کا اسم مبارک سید مبارک علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ آپکا اداری سلسلہ چوتھے واسطہ پر حضرت زینت العابدات حضرت بی بی مصریٰ سے ملتا ہے جو حضرت خانی فی اللہ باقی باللہ شیخ علم اللہ شاہ جہان آبادی کی چاہتی اور لائل صاحبزادی تھیں اور پردہ ری جانب سے حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ صاحب حال و قاتل حضرات کی زندہ بلوٹی چالٹی تصویر میں۔ آپ کے والدین کی یہ مختصر سی کتاب حامل نہیں ہو سکتی۔ آپ کے کئی صاحبزادے ہیں فرزند اکبر حضرت قازادہ ام سید شاہد محمود صاحب قبلہ نالوا اللہ عمر کم وہ ظلم نالبا ۲۲ یا ۲۳ سال ہو گئے والد امجد کے عہد بقدم ہیں، حضرت مدوح کی عمر شریف اس وقت تقریباً ساٹھ سال کی ہو گئی۔</p>	
میران پور کشرہ توابع شاہ جہان آباد میں تشریف فرما ہیں، آتش سنگاں وحدت کی خانی کرتے ہیں سلمہم اللہ تعالیٰ الی یوم الدین ۱۳۸	

صدیق صدق میں ہوا نصیب بن عمر ہو بیٹے میں کیوں نہ آئے شان پدیر کو جلوہ	عثمانؓ سیاحیا ہو قاسم علی کلیمی تم عین مرتضیٰ ہو قاسم علی کلیمی
حاضر ہے عشق در پر ہمراہ شاہ عرفان تم چاہو یا نہ چاہو قاسم علی کلیمی	
عشق ایسا دیکھو کہ ہر دم تجوی دی طاسی رہو	خواجہ عرفان الہی بخش شاکیو اسطے
ہے دل بن آرزو کچھ تو آرزو می عرفان طافی حرم سیر نہ کر ہے ابروئے خمیدہ	کچھ جستجو اگر ہے تو جستجو سے عرفان کعبہ سے بھی سوا ہے روئے نگوئی عرفان
<p>۱۔ حضرت غریب نواز کا مولد آباد ہے آپ غالباً ۱۰۰۰ھ میں جامہ ہنسی سے مزین ہوئے آپ کے والد ماجد حضرت شاہ نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فاندان نقشبندیہ کے کامل افراد سے تھے آپ کو فاندان نقشبندیہ کی خدائت حضرت گلزار شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز سے تھی، آپ کو چالیس طرق میں اجازت بیعت حاصل تھی ماسیکڑون کرامات آپ سے دیکھے گئے، مدرسہ اسلام یونیورسٹی میں آپ نے تحصیل علوم فرمایا، زبردست محدث و فقیہ تھے صاحب تصانیف میں، بلکہ حمید آباد و کنین میں درسوں مدرسہ آغاکی کے صدر مدرس رہے ہیں، لاچوک کی مسجد میں رہا کرتی، سیکڑون طالبانِ الہی آپ کی ذات والا صفات سے فیض اٹھائے آپ کا دولت خانہ محلہ جلال کوئچہ میں عقب دیوڑی ابن صاحب واقع ہے، بتاریخ ۱۴۴۲ھ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ بروز جمعہ وقت صبح ۹۴۴ سال کی عمر میں مرض طاعون سے وصال ہوا، دوم واپسین اینما تو لو فخر دجہ اللہ زبان فیض ترجمان پر جاری تھا، مزار پر انوارِ بلمہ حبیب آباد سے کچھ فاصلہ پر جانب جنوب اعلیٰ درگاہ حضرت یوسف صاحب و شریف صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ میں زیارت گاہ بن گئی</p>	

سناک زمین بطحا یا ناک کو لے کر عرفان  
آتی ہے چہکواوسین خوشبودی کوئے عرفان  
اور کیا بیان ہو مجھے ہر ایک کوئے عرفان  
باوصفا گذر ہو جب تیرا سوئے عرفان  
قاسم کا تذکرہ ہو یا گفتگوئے عرفان  
ہاتھ آئے گر جو میری اک تار ہوئے عرفان

رکبیدین میری لحدین اوٹنہ پیر میری طہین  
اس گلشن جہان میں جو پہول سو گشتا ہوں  
دل داوہ معین ہو دل بستہ فخر ہے  
با صدا و ب خدا را میرا سلام ہو پرتیا  
سن لین جو دو گہری پہی ہو جالے دل مصفا  
ز نثار کی طرح میں گردن میں ڈال رکھوں

اے عشق میں وہ میرے سر کا پیر و مرشد  
چل حال دل بیان کر سب رو برو عرفان

بہر اسے سر میں پہی شو مجبت عرفان  
نظر کے سامنے رہتی ہے صورت عرفان  
امیدوار میں ہم ہی تو حضرت عرفان  
نظر میں دل میں تصور میں صورت عرفان  
غنی فقیر کو کر دے سخاوت عرفان  
ہو جس کے دل میں ذری ہے عبادت عرفان  
باد سے سنت اوں چشم الفت عرفان  
بیان ہو مجھے پہل کیا نصیحت عرفان

بہری ہو جب میرے دل میں الفت عرفان  
ہوئی ہو جب میری دل میں الفت عرفان  
نگاہ دست کا صدقہ اوہر سو ایک نگاہ  
کبھی ہوئی ہے کچھ ایسی کہ عقل غیر نہیں  
کہیم ہی ہے وہ ایسا کہ اک توجہ پر  
زمین قبر بھی آغوش سے اسے پہنکے  
خار و مکہ لے جو کوئی چشم میگوں کا  
کہا ہوشان میں جنکے خدا نے تحت قبا

بقیہ دو صفحہ ۶۹) آپ کے برادر زادہ اور خفیہ داماد یعنی آقا زادہ ام حضرت مولوی شاہ عبد العزیز رحمۃ  
زادہ اشعر کم و ملکہ جو قدم بقدم غریب قزاز کے ہیں اس وقت سربراہ اسے خلافت اور سجادہ  
نشین میں ۱۲

<p>اگر چہ ایک ہی لحظہ نہ کیوں ہو عشقِ حزمین وہ کیسا سی سی ہر کمرے محبتِ عرفان</p>	
<p>کر عطا یارب فنا فی الشیخ کا عالی مقام</p>	<p>عشقِ حشمتی کو محمد مصطفیٰ کیواں ہے</p>
<p>ڈرتے کتب میں منتخب ہوادہ آستانِ عشق جس طرف دیکھو نظر پڑتی ہیں اچھی صورتیں تیر کو کونچہ میں رہوں اور تیری چوکھٹ پر روں موت ہی اجاے یا حاصل ہو وصلِ کلendar چویداری کہہ ہی عاشقا وحشت اگر سیر یارانِ طریقت را تدن کہتے ہیں یہ میں بہ کہتا ہوں کہ ہر طرکین مجھ پیہ دستِ کستین سامنے بت کو ہٹا کر پوچھتا ہوں را تدن</p>	<p>پاس عزت سے عرض رکھتے ہیں کہ بتاؤ اپنی خاطر ہی ہمایا آج کل سامانِ عشق کچھ سو اس کے ہنسن حتیٰ کی قسم ارمانِ عشق کیا ایسا کونسا زمان ہے اور کچھ نمانِ عشق ذلت و خواری و رسوائی بنی دہانِ عشق ہو ہمارے سر پہ یارب سایہ و امانِ عشق مولوی خواجہ الہی بخش حشمتی کا ان عشق سے یہی اسلام عشق اور یہی ایمانِ عشق</p>
<p>زامدا با و امبارک مجھہ کو زہد و اتقا بت پرستی مکیشی واللہ ہے شایانِ عشق</p>	
<p>فت گئے آستانِ عرفان و ترابِ اقدام درویشانِ ابوالواحد خواجہ شاہ خدام غوثِ بندہ ای عشقِ حشمتی ابنِ حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ المتحقین حضرت خواجہ شاہ محمد مخدوم صاحبِ قبلہ صدیقی قدس موردنی اوستاد و مستانِ راجہ راجمان راجہ شیو راج ہمارا راج دہرم و نہ ہوا و نہ صغی ہی اور نہ ہر ہذا ہو (بدنام کنندہ نہ کہو نامے چند) اپنے آپ کو ان حضرات کے و امانِ عاطفت کا و استیلائے بندہ بخشایش کیا خدا تعالیٰ کرے کہ مثل ظاہر کے باطن ہی دیکھ لیا جو جائے آمین یارب العالمین۔</p>	

۱۔ یہ عزال حضرت مولف کے دیوان سے یہاں نقل کی گئی ہے۔ منیجر

غلط نامہ کتاب حیات الحسن (برادرِ کرم پہلے کتاب کی صحت فرمالین۔)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	نے	بغیر درخت	۶	۱۶	نگاروں کے لاج	صحیح
۲	۷	اس	یہ	۷	۱۷	کہا کہ کبرئے	صفحہ
۳	۱۱	نے	زیادہ ہے	۹	۱۸	اور	صفحہ
۴	۱۲	بلکستان	زنگستان	۱۲	۱۹	والصباہ والصابیہ	صفحہ
۵	۱۳	پیدہ اواز	پرواز	۱۴	۲۰	کیا میرا کہ میری	صفحہ
۶	۱۴	نے کیا	نے کئے	۱۶	۲۱	پہنا موتا پہنے ہوئے	صفحہ
۷	۱۵	کا دل ہے	کے دل میں	۱۸	۲۲	نے	صفحہ
۸	۱۶	فرمان	فرمان کے	۲۰	۲۳	سکین	صفحہ
۹	۱۷	کے دو قسم	کی دو قسمیں	۲۲	۲۴	دینے	صفحہ
۱۰	۱۸	فالو الی	فالو	۲۴	۲۵	کر تبت	صفحہ
۱۱	۱۹	دیکھتے ہیں	میں زیادہ کر	۲۶	۲۶	دسم سا	صفحہ
۱۲	۲۰	کمال	کمال	۲۸	۲۷	کرنا	صفحہ
۱۳	۲۱	ان کا غور	یکساں غور	۳۰	۲۸	تھے	صفحہ
۱۴	۲۲	خورد گردو	خورد گردو	۳۲	۲۹	منویا	صفحہ
۱۵	۲۳	شکر ہے	شکر میں	۳۴	۳۰	الٹ دیا	صفحہ
۱۶	۲۴	کا	کے	۳۶	۳۱	لیختین	صفحہ
۱۷	۲۵	دیتا ہے	دیتے ہیں	۳۸	۳۲	میں	صفحہ
۱۸	۲۶	جنتی احادیث	جنتی احادیث	۴۰	۳۳	ادویا	صفحہ
۱۹	۲۷	وارد ہوئے ہیں	وارد ہوئے ہیں	۴۲	۳۴	دنا	صفحہ
۲۰	۲۸	حق حب	حق نے حب	۴۴	۳۵	تہمت	صفحہ
۲۱	۲۹	فرمان میں	فرمان میں	۴۶	۳۶	آپ کی	صفحہ
۲۲	۳۰	ثابت ہونا	ثابت میں	۴۸	۳۷	ڈال دیا	صفحہ
۲۳	۳۱	خطاب فرما	خطاب فرمایا	۵۰	۳۸	کی ہے	صفحہ
۲۴	۳۲	کیا	کی	۵۲	۳۹	مورق	صفحہ
۲۵	۳۳	نے والے	نے والے	۵۴	۴۰	کیے	صفحہ
۲۶	۳۴	دی ہے	دی ہے	۵۶	۴۱	گرتا پڑتا	صفحہ
۲۷	۳۵	اگر شعور	اگر شعور	۵۸	۴۲	شور کو	صفحہ
۲۸	۳۶	طریقوں کے	طریقوں کے	۶۰	۴۳	بہنیں	صفحہ
۲۹	۳۷	دھوکے دہکار	دھوکے دہکار	۶۲	۴۴	سبتوا	صفحہ
۳۰	۳۸	فقہا	فقہا	۶۴	۴۵	استوا	صفحہ
۳۱	۳۹	کئے ہیں	کیا ہے	۶۶	۴۶	اتحاد	صفحہ

# کتاب مطبوعہ اختر و کن پر سی افضل کنج حیدر آباد دکن

## انتخاب زوجین

مصنف جناب عبدالعزیز صاحب - خیدا۔ شادی سیا و کا دہنی خاکو جس کو ملک و قوم نے فی زمانہ اپنا موٹو بنا رکھا ہے کچھ ایسا نا درست سامہور ہے کہ اس پر کیا ہوا مل کتہ چلیک اترتا ہے۔ اس لئے کتاب ہدایین او سکا درست و صحیح خاکو کہیں کچھ اس کے نقص کو مفید امکان دود کر دیا گیا ہے اس کو موٹو بیان بنایا گیا اور جو جو مفید و مولی باتیں اس میں بتائی گئی ہیں انکو چھ کھجولہ دیو گیا دیز ان پر مل کیا گیا تھو تھی شادی ہوگی جو سچو لگی اور چھ لگی سچو دیز اس سے جانین کو سچو اور روحانی خوشی حاصل ہوگی تھو تھو جیدہ ر معر کہ مذہب سانس۔ یہ کتاب بھی انجمن اردو حیدر آباد دکن کی فرمائش سے مولوی ظفر علی خان صاحب بنی۔ اسے۔ اڈیٹرز میںہ کھجولہ کی ہے اس کتاب کی خوبی اس سے ظاہر کہ پنجاب بونو دہی سے پانسو روپیہ انعام مقرر کو عطا ہوا ہے اس کے مصنف شہور و معروف ڈاکٹر ڈھیر ہیں۔ یہ کتاب دنیا کی دوسری تصانیف میں سے ہے۔ مصنف نے تمام عالم کے تمدن و ترقی اور مذہب اور علوم پر ایک غائر نظر ڈالی ہے اور اس سے بڑے بڑے اہم نتائج اخذ کئے ہیں کتاب نہایت دلچسپ مفید اور معلومات علمی سے بھر پور ہے ترجمہ بھی اعلیٰ درجہ کا کیا گیا ہے اس کتاب کے کثیرین علمی اصطلاحات کی فہرست درج ہے اور انگریزی اصطلاحات کی فہرست درج ہے اور انگریزی اصطلاحات کے مقابل میں ا۔۔۔ ترجمہ دیا گیا ہے قیمت ۳۰ کلہار پائے سکھائی۔

ارمغان عشق کے الغاب و لہو مولوی راجہ لکھنوی صاحب شیخہ بی بی کاغذ و دھڑیل  
بہاریت جامعیت کیساتھ لکھا گیا ہے۔ سچ تو ہے کہ قابل مصنف نے دیر یا کوزہ میں ہر دیا پ  
اکتہ دلی ہی تھو تھو شخص ہی انکے مطالعہ کا لظہر شاہین سکتا ہے۔ زیر طبع تھو تھو حیدر





تاریخ تالیفات عالیجناب پهلوان سخن سالک کلام مرقدہ صاحب

تذاتیف جدید عشق پیشی  
مجلد ششم کنون مرآتہ کلیمہ

چوسال طبع و حسن تنظیم یاقب





